ماشاء الله لا قوة الا بالله

الحمد لله رب العالمین که این رساله رهنمای صغار و کبار المسمی

فی جواب

مصنفه مولوی سلامت الله صاحب باهتمام محمد احسان حسین خلف مولانا محمد ارشاد حسین صاحب

در مطبع حسنی واقع دار الریاست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امابعد الحمد والصلوۃ کی لکھتا ہی فقیر خادم بارگاہ احمدی محمد سلامت اللہ عفی اللہ عنہ
ماجناہ واوصلہ غایۃ متمناہ رامپوری وطنًا حنفی مذہبًا کان اللہ
لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ کہ اندنون ایک رسالہ کی باستفسار
متضمن سوال تقلید شخصی کا نظر سی گذرا چونکہ دیکھا کہ استدلالات مندرجہ سوال
مخالف ہین تحقیق آئمہ مجتہدین اور اقوال اکابر علمای دین کی اسلیے حسب
گذارش سائل اظہار حق کی واسطے چارون دلیلون شرعیہ یعنی کتاب وسنت
واجماع امت اور قیاس سی جواب مختصر لکہا اور ہر جگہ استدلال مین قدر حاجت

ضروری پہ اکتفا کیا اور نام اسکا البصائر فی جواب الاستفسار رکھا الہی اسکو
یہ جواب اور تحریر سائل اور ناظرین منصفین کی نزدیک مقبول اور پسند خاطر
اور نظر انصاف وحق بین میں حقیت اسکی بعد غوض تمام اور فکر کامل کے
ظاہر ہو تو فبہا والا جنہ اجبو نکو پسند نہو جواب اسکا مدلل باد لہ اربعہ مذکورہ
باتہ مراعات داب بحث علماء ربانی کی تحریر فرماوین او سوقت ببسط اور
تفصیل استدلال ادہرسے بہی کیجاوی گی انشاء اللہ تعالی وهو الملهم للحق
والصواب واليه المرجع والمآب واهديته الى حضرة من تخصص
بالمحامد الحسنى والمكارم الاسنى من بين اصحاب الحشمة والاجلال
وتشرف باشرف محاسن الصفات من بين ارباب مراتب الاقبال
وتخلق باخلاق الكمال وتحلى بحلى الجمال مدبر امور جمهور الامم
الجامع بين مرتبتي العلم والعمل قرة عين المملكة الانسية وطراز
الامارة النفسية ذو المناقب العلية والمناصب البهية
موسس القواعد الاحمدية وحارس الامصار اليوسفية
ما وصل احد دون سرادقات دولته الا وقد اعطاه
وما اتى متنفس الى سدته العلية الا وقد اغناه الجامع
لسيرة انامت الرعايا في مهاد الامان وسرية تكفلت
اياديها بكف عوادي الزمان اعني نواب محمد اسد الله خان
عرف نواب محمد كلب علیخان بهادر خلد الله سعادته ابا عن

او حل البسیطة طبع احکامه کہا سائل نے ایک شخص موحد متبع سنت تابع
شریعت عامل بر اوامر مجتنب از نواہی الی قولہ منکر واجب ہونے تقلید معین
مذہب واحد کا ہے اقول جواب اسکا یہ ہے کہ شخص موصوف مجتہد ہے یا مقلد
اگر مجتہد ہے تو بیشک بشرط حصول ملکہ اجتہاد اور اجتماع شرائط اوسکی کی
انکار وجوب تقلید مذہب معین کا اوسکو پہنچتا ہے خواہ جمیع مسائل میں ہو
یا بعض مین بلکہ اوسکو عمل کرنا موافق اجتہاد اپنے کی مسائل اجتہادیہ مین
واجب ہے بالاجماع قال المولوی فی حاشیته علی الخیالی فثبت ان تحصیل
الیقین من الامارات خاص بالمجتہد لانعقاد الاجماع لوجوب
العمل فی حقه اور اگر وہ شخص مقلد ہے اور جامع شرائط کسی قسم اجتہاد کا
نہین تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی نزدیک بموجب اون آیات واحادیث کے
جو آگے آتی ہین واجب ہے اوسپر تقلید امام معین کی اور مخالفت اپنے امام کی
ہرگز جائز نہین جیسا کہ امام ابن الہمام فتح القدیر مین بحث اس قول ہدایہ کی
ولو قضی فی المجتہد فیه مخالفا لرائه ناسیا لمذهبه نفذ عند
ابی حنیفة ح وان کان عامدا ففیه روایتان فرماتے ہین هذا
عند ابی حنیفة وعندهما لا ینفذ فی الوجهین یعنی وجه النسیان
والعمد لانه قضی بما هو خطاء عنده وقد تضمن وجه ابی حنیفة
جوابه بتسمیته ما ومع ذالک ذکر المصنف کصاحب المحیط
الفتوی علی قولهما وذکر فی الفتاوی الصغری ان الفتوی

على قول ابي حنيفة فقد اختلف الفتوى والوجه في هذا الزمان
ان يفتى بقولهما لان التارك لمذهبه عمدا لا يفعله
الا لهوى باطل لا لقصد جميل يعني اگر حكم كيا كسي مسئله مين خلاف
اپنے مذهب كے بهول كر نافذ هوگا نزديك امام ابو حنيفه رح كے اور اگر عمدا
قصدا تو دونون روايتين هين ايك نزديك امام صاحب كے اور نزديك صاحبين كے نهين
نافذ هوگا دونون صورتون مين يعني صورت نسيان اور عمد مين كيونكه اوس نے
حكم كيا ساته اوسكے جو خطا هے نزديك اوسكے اور امام صاحب كے جو
دليل جواز كي هے اوس سے جواب اسكا نكل آتا هے ساته ادنى تامل كے
اور باوجود اسكے ذكر كيا مصنف نے مثل صاحب محيط كے كه فتوى صاحبين كے
قول پر هے اور فتاوى صغرا مين ذكر كيا كه فتوى اوپر قول امام كے هے
پس تحقيق مختلف هوا فتوى اور افضل اس زمانے مين يه هے كه فتوى ديا جاوے
اوپر قول صاحبين كے اسواسطے كه چهوڑ دينے والا اپنے مذهب كو نهين چهوڑيگا
مگر بسبب خواهش نفسانى باطل كے نه بسبب مقصد بهلائى كے اور در مختار
مين هے ناقلا عن شرح الوهبانية للشرنبلالي قضى من ليس مجتهدا
كحنيفة زماننا بخلاف مذهبه عامدا لا ينفذ اتفاقا
وكذا ناسيا عندهما يعني حكم كيا اوس شخص نے كه نهين هے مجتهد
جيسے همارے زمانے كے حنفى خلاف مذهب اپنے كے قصدا تو نافذ نهوگا
بالاتفاق يعني امام صاحب اور صاحبين كے نزديك اور ايسے هي

نافذ نہوگا وہ حکم اگر حکم کیا ہو لی ہی نہ مقصد آئمہ دیگر صاحبین کی
دکذا فی العالمگیریۃ وفتاوی قاضی خان والفتاوی الحامدیۃ والترجیح ناقلا عن الحاوی
والذخیرہ والکشف وشرح الطحاوی جوہر الفتاوی نہر الفائق شرح کنز الدقائق غیرہا من کتب الفقہ الحنفیہ
المعتبرۃ والمعتمدۃ علیہا قولہ اور کہتا ہی کہ جو اللہ اور رسول نی فرض اور واجب
کیا وہی فرض اور واجب ہی اور جس مسئلہ کی ضرورت پڑتی ہی اور وہ مسئلہ
قرآن اور حدیث سی معلوم نہیں ہوتا تو اوسمین رجوع کرتا ہون طرف محدثین
اور مفسرین اور مجتہدین سلف صالح کی بموجب اس آیۃ کریمہ کی الی آخرہ
اقول بیشک فرض اور واجب وہی ہی جسکو فرض کیا اللہ اور اللہ کی
رسول نی لیکن منجملہ اون امور کی جسکو فرض کیا اللہ اور اللہ کی رسول نی
تقلید کرنا غیر مجتہد کا ہی امام معین کی بموجب آیۂ کریمۂ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ
وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا اور یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ
وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ وغیرہ کی تو ان آیات سی اتباع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واجب ہی اور بحکم حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار کی
غیر مجتہد کی لیی طریقہ عامہ مومنین جو اختیار تقلید علی التعین ہی اور قول
شاہ ولی اللہ مرحوم اور ابو طالب مکی وغیرہما سی کہ جسکی تفصیل ہونا انکا طریق
سواد اعظم ثابت ہی تقلید مجتہد معین کی واجب ہوتی اور یہ قول کہ جس مسئلہ کی ضرورت
پڑتی ہی اور وہ مسئلہ قرآن و حدیث سی معلوم نہیں ہوتا تو اوسمین رجوع

کرتا ہون طرف محدثین اور مفسرین اور مجتہدین سلف صالح کی صریح دلالت
کرتا ہی اس بات پر کہ وہ شخص مجتہد ہی فی الجملہ اور قادر ہی اوپر استخراج
مسائل کی قرآن وحدیث سی تو اس صورت مین دو حال سی خالی نہین یا کہ
یہ شخص استنباط احکام مین قرآن اور حدیث سی اتباع کریگا قواعد
موضوعہ آئمہ مجتہدین کا یا نہین پس اگر اتباع کیا اسنی استنباط احکام مین
قواعد موضوعہ اونکی کا تو یہ شخص مجتہد نہوا بلکہ مقلد ہوا اور یہ کہنا اوسکا
کہ جو مسئلہ قرآن وحدیث سی معلوم نہین ہوتا اوسمین رجوع کرتا ہون [illegible]
ہی اسلیے کہ معلوم کرنا مسائل کا قرآن وحدیث سی فقط نفس ترجمہ
جاننی سی نہین ہوسکتا جب تک مرتبہ اجتہاد کو نہ پہنچی اگرچہ بعض مسئلی جانتا ہو
٧ کیونکہ واسطی معلوم کرنی مسئلہ کی قرآن وحدیث سی ضرور ہی جاننا علم صرف
اور نحو اور لغت اور محاورہ اور مواقع کلام اور اجماعیات صحابہ اور
سلف صالحین اور شرائط قیاس اور کیفیت استنباط اور ناسخ و
منسوخ اور احوال راویون کی اور سوا اسکی جیسا کہ عنقریب آتا ہی
انشاءاللہ تعالی اور اگر اتباع نکیا اسنی اونکی قواعد موضوعہ کا بلکہ خود قواعد
وضع کیی واسطی استخراج مسائل کی اور اوس سی احکام استنباط کیی
تو وہ شخص مجتہد ہی اوسمین دیکھا جاوی گا کہ شرائط اجتہاد جمیع ہین
یا نہین اگر شرائط اجتہاد کی جمیع ہین کہ ادنی اوسکا احاطہ لغت وصرف
اور احادیث احکام و مواقع اجماع اور شرائط قیاس اور کیفیت نظر

یعنی معرفت طریق استنباط حکم کا کتاب و سنت سے اور علم عربیت اور ناسخ
و منسوخ اور احوال روات ہی جیسا کہ کہا مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے
عقد الجید میں وشرطه ان لابد له ان یعرف من الکتاب والسنة
ما یتعلق بالاحکام ومواقع الاجماع وشرائط القیاس وکیفیة النظر
وعلم العربیة والناسخ والمنسوخ وحال الرواة الخ تو اوس شخص کو رجوع
کرنا طرف آئمہ مجتہدین کی سوای مسائل اور احکام اجماعیہ میں جائز نہیں جیسا کہ
اوپر معلوم ہوچکا اور اگر شرائط اجتہاد اوسمیں مجتمع نہیں ہیں تو اوس
تقدیر پر رجوع کرنا اوسکا طرف سلف صالحین کی ضرور ہی کہ ہووے موافق
حکم اونکی کی یعنی جو طریقہ رجوع کا اونہوں نے تعلیم کیا ہی اوس طریقہ کی ساتھ
اونکی طرف رجوع کرے اور وہ طریقہ نہیں ہی مگر یہ کہ رجوع کرے وقت لاعلمی کے
طرف ایک کی بعینہ آئمہ مجتہدین سے اور اگر کیا اوسنے ایسا تو مخالفت کی اوسنے
سبیل مومنین کی اور داخل ہوا بیچ وعید ومن یشاقق الرسول من بعد
ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی
ونصله جهنم وساءت مصیرا کی اور اس طریق کا مصداق سواد اعظم
اور سبیل مومنین ہونا اکابر علمای دین حنفیہ اور ہی شافعیہ کی بیان سے
معلوم ہوتا ہی کہ ملا علی قاری رح تشنیع الفقہاء الحنفیہ میں جو معروف ہی
رد قفال کر کی فرماتی ہیں قلنا لا نجوز للقاضی ما قاتموہ بل یجب علیہ
حتما ان یتعین مذهبا من هذه المذاهب اما مذهب الشافعی

فی جمیع الوقائع والفروع واما مذہب مالک واما
مذہب ابی حنیفة وغیرهم یعنی تمسک کیا ہم کہ نہیں جائز ہے
واسطے قاضی کی جو کہا تمنی بلکہ واجب ہی اوسپر حتماً یہ کہ معین کری واسطی
حکم کی ایک مذہب خاص کو ان مذاہب اربعہ مین سی یا مذہب امام
شافعی کو جمیع وقائع اور حوادث مین یا مذہب امام مالک کو یا مذہب
امام ابو حنیفہ کو جمیع مسائل مین یا غیر انکی کو جیسی امام حنبل رحمہ اللہ علیہ
انتہی ترجمہ مع توضیح اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رسالہ انصاف
فی بیان سبب الاختلاف مین فرماتی ہین اعلم ان الناس کانوا فی المائة
٩ الاولی والثانیة غیر مجتمعین علی التقلید لمذہب واحد
بعینه ثم قال بعد بیان احوال من کان فی القرنین
فی الاخذ بالمسائل وبعد المئتین ظهر فیهم التمذهب
للمجتهدین باعیانهم وقل من کان لا یعتمد علی مذهب
مجتهد بعینه وکان هذا هو الواجب فی ذلک الزمان
انتہی بقدر الحاجة یعنی جان تو کہ نہ مجتمع تھی لوگ صدی پہلی
اور دوسری مین اوپر تقلید مذہب واحد معین کی اور بعد دوسو برس کی
ظاہر ہوا ان مین اختیار کرنا مذہب معین مجتہدین کا اور کم تھا کوئی
ایسا شخص کہ نہ اختیار کیا ہو اوسنی مذہب مجتہد معین کا اور یہی
واجب تھا اوس زمانی مین یعنی تقلید امام معین کی اور عمل اوسکا

خیر الدین ابو الفتح بغدادی اپنی کتاب اصول میں فرماتے ہیں واما قولهم
ان الصحابة ما کلفوا العوام بتقلید واحد معین فانما جاز ذلك
لانه لم یظهر لکل امام منهم من الاصول والقواعد التی باحکام
الحوادث والوقائع فانهم اشتغلوا بتوسیع الخطة رضی الله
تعالی عنهم مبالغ الفضیلة الخ یعنی یہ قول انکا کہ صحابہ نے فی حکم نہ کیا عوام کو تقلید ایک امام
معین کا سو تھا یہ مگر بسبب اس امر کی کہ نہیں ظاہر ہوئی واسطے ہر ایک امام کی
ان میں سی اصول اور قواعد اوس قدر کہ کافی ہوتی احکام جمیع حوادث
اور وقائع کو واسطے کہ وہ مشغول تھی توسیع ملک اور فتح اوپر بلاد اسلام
ہیں اور مخصوص اللہ تعالی نی انکو ساتھ اس فضیلت کی اور عطا فرمایا انکو
جو بعد صحابہ رض کی تھی فضیلت تہذیب اصول اور تفریع مسائل کے
انتہی اور اسیطرح ملا قاری رح نی رسالہ تشنیع الفقہاء الحنفیہ میں فرمایا ہی کہ
نہ کرنا صحابہ کا مسلمانوں کو تقلید لازم علی التعیین ہی بسبب ضرورت عدم کفایت مذاہب
مجتہدین صحابہ کی واسطے حوادث مستقبلین کی تھا ونصہ هذا
فان قیل الیس فی عهد الصحابة رضی الله تعالی عنهم کان احد
من الناس مخیرا بین ان یاخذ فی بعض الوقائع بمذهب
صدیق الاکبر وفی بعضها بمذهب الفاروق قلت انما
کان کذلك لان اصول الصحابة لم یکن کافیة لعامة
الوقائع ولا شاملة لکافة المسائل لانهم لم یتفرغوا للتفریع

التفاريع وتمهيد الاصول والتفصيل فلاجل الضرورة تجعل
المقلدين اتباع الصديق فی بعض الوقايع واتباع الفاروق
فی بعضها واما فی زماننا فمذاهب الائمة کافیة
لمعرفة الکل فانه ما من واقعة تقع الا ونجدها فی مذهب
الشافعی او غیره نصا او تخریجا فلا ضرورة الی اتباع الامامین
یعنی اگر کہا جاوی کیا تہی صحابہ کی زمانی مین یہ چال کہ اختیار دی گئی تہی لوگ
اس امر مین کہ بعض مسئلون مین عمل کرین اوپر مذہب صدیق اکبر رض کی اور بعض
مسئلون مین عمل کرین اوپر مذہب فاروق رض کی تو ہم کہینگی کہ تہا ایسا
مگر بسبب اسبات کی کہ نہ کافی تہی اصول صحابہ ہر حادثہ کو اور نہ شامل
ہر مسئلی کو اسواسطی کہ نہ فرصت پائی انہون نی واسطی تفریع فروع اور
تمہید اصول اور تفصیل اجمال کی سو بحیثیت اس ضرورت کی حلال تہا مقلدین کو
اتباع صدیق رض کا بعض مسائل مین اور اتباع فاروق رض کا بعض مین
اور ہماری زمانی مین پس مذاہب ائمہ کافی ہین واسطی معرفت جمیع
مسائل اور حوادث کی اسواسطی کہ کوئی حادثہ نہین واقع ہوتا مگر حال یہ
کہ پاتی ہین ہم اوسکو مذہب شافعی مین یا اور مذہب مین نصا یا تخریجا پس
دونا ماموں کا اتباع کرنا کچہ ضرور نہین قوله اذا وجب ملجائی ہی حدیث صحیح
غیر نازل عنہ معلوم النسخ تو عمل کرتا ہون اوس حدیث پر اور چہوڑ دیتا ہون
تقلید امام کی بموجب آیہ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ

وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ الخ اقول
جس شخص کو حاصل ہو استطاعت تمیز حدیث صحیح کی غیر صحیح سے اور ماول کی
غیر ماول سے اور ناسخ کی منسوخ سے اور استعداد احتراز کی مخالف حدیث
صحیح اور اتفاق سلف اور دلائل فقہ سے جس سے قادر ہو اوپر معرفت
ماخذ اقوال سلف کی مسائل دین مین وہ مجتہد فی المذہب ہے اوسپر حکم
وجوب تقلید معین کا مطلقاً نہین ہے بلکہ حکم وجوب تقلید کا علی الاطلاق
تو واسطے عامی کے ہے جو استطاعت ان امور کی نہین رکھتا جیسا کہ شاہ ولی اللہ
صاحب عقد الجید مین فرماتے ہین ناقلا عن خزانة الروایات
فان قیل لو کان المقلد غیر المجتہد عالما مستدلا ١٢
یعرف قواعد الاصول و معانی النصوص والاخبار
هل یجوز له ان یعمل علیها وکیف یجوز وقد قیل لا یجوز
لغیر المجتهد ان یعمل الا علی روایات مذهبه وفتاوی
امامه ولا یشتغل بمعانی النصوص والاخبار والعمل
علیها کالعامی قیل هذا فی العامی الصرف الجاهل الذی
لا یعرف معانی النصوص والاحادیث وتاویلاتها
اما العالم الذی یعرف النصوص والاخبار وهو من
اهل الدرایة وثبت عنده صحتها من المحدثین او من
کتبهم الموثوقة المشهورة المتداولة یجوز له ان یعمل علیها

وان کان مخالفا لمذہبہم یعنی اگر کوئی کہی کہ مقلد غیر مجتہد اگر عالم مستدل
عارف قواعد اصول اور معانی نصوص اور اخبار ہو تو آیا جائز ہی اوسکو
عمل کرنا نصوص اور اخبار پر اور کیونکر جائز ہوگا حالانکہ تحقیق کیا گیا
کہ نہین جائز ہی غیر مجتہد کو عمل کرنا مگر اوپر روایات مذہب اور فتاوی
امام اپنی کی اور نہین حکم اوسکو مشغول ہونی کا ساتہ معانی آیات
اور احادیث کی اور اوسپر عمل کرنیکا مثل عامی کی تو جواب اوسکا یہ ہی
کہ حکم عدم جواز اشتغال معانی آیات واحادیث اور اوسپر عمل کرنیکا
عامی صرف جاہل کی حق مین ہی جو نجانتا ہو معانی نصوص اور احادیث
۱۳ اور تاویل اونکی کو اور پر وہ عالم کہ جانتا ہو نصوص اور اخبار کو اور حال
یہ ہی کہ ہووی وہ اہل درایت سی اور ثابت ہو جاوی نزدیک اوسکی
صحت اونکی محدثین سی یا اونکی کتب معتبرہ مشہورہ مروجہ سی تو جائز ہی
اوسکو عمل کرنا اوسپر اگرچہ مخالف ہو اونکی مذہب کی انتہی ترجمہ اسکلام کی
صاف ظاہر ہی کہ جو عالم ایسا ہو کہ نہ میسر ہوا اوسکو تتبع اسناد الادلہ
اور ماخذ سلف اور قواعد اصول اور معرفت تعمیم خصوص اور تخصیص عموم
وغیر ذلک مما شرط حصولہ للمجتہد فی الجملہ بلکہ جانتا ہو ترجمہ آیات شستہ آن
اور احادیث کو جیسی علما اس زمانی کی تو اوسکو ہرگز جائز نہین کہ عمل
کری وہ موافق فہم اپنی کی آیات واحادیث پر اور وجہ اوسکی یہ ہی
کہ جواز عمل بالآیات والاحادیث مبنی ہی اوپر حصول غلبہ ظن کی ایسا غلبہ ظن

جو معتبر ہی شرع مین اور وہ نہین ہی مگر غلبۂ ظن مجتہد کا اگرچہ فی الجملہ ہو اگر
نہین ہی اعتبار غلبۂ ظن عامی کا بلکہ سزاوار ہی کہ کہا جاوی نہین ہی اوسکے
لیی غلبۂ ظن فضلاً عن اعتبارہ جیسا کہ ظاہر ہی یہ مضمون کلام شاہ صاحب کے
سی جو فرماتی ہین عقد الجید مین وفی المسئلة قول آخر وهو انه اذا
لم یجمع الآلات الاجتهاد لا یجوز له العمل علی الحدیث بخلاف مذهبه
لانه لا یدری انه منسوخ او ماول او محکم محمول علی ظاهره
ومال الی هذا القول ابن الحاجب فی مختصره وتابعوه ورد
بانه ان اراد عدم التیقن بنفی هذه الاحتمالات فالمجتهد
ایضا لا یحصل له الیقین بذلک وانما یبنی اکثر امره علی
غالب الظن وان اراد انه لا یدری ذلک بغالب
الرای منعناه فی صورة النزاع لان المتبحر فی المذهب
المتتبع لکتب القوم الحافظ من الحدیث والفقه بجملة
صالحة کثیرا ما یحصل له غالب الظن بان الحدیث
غیر منسوخ ولا ماول بتاویل یجب القول به وانما البحث فیما
حصل له ذلک یعنی مسئلہ جواز عمل بالآیات والاحادیث حق متبحر
فی المذہب مین ایک قول اور بھی وہ یہ کہ جب نہ حاصل ہو اوسکو
آلات اجتہاد تو نہین جائز ہی اوسکو عمل کرنا حدیث پر جو مخالف ہو
اوسکی مذہب کی اسلیی کہ نہین معلوم اوسکو کہ وہ حدیث منسوخ ہی

یا ماول یا محکم محمول ہی ظاہر معنی پر اور مائل ہوا ہی ابن حاجب اپنی مختصر مین
اس قول کی طرف اور تابعین اوسکی اور یہ قول جو متجر فی المذہب مین
مردود ہی اسلیے کہ اگر احتمالات کی نفی سی مراد عدم تیقن ہی تو مجتہد کا
بہی یہی حال ہی کہ تیقن اوسکو بہی حاصل نہین ہوتا اور یقین ہی مبنی اکثر حکم
اوسکی کا مگر اوپر غالب ظن کی اور اگر یہ مراد ہی کہ متجر فی المذہب نہین
معلوم کر سکتا ان امور کو بعبارۃ غالب رای کی تو منع کرینگی ہم اسکو
صورت متنازع فیہ مین اسواسطی کہ متجر فی المذہب تتبع کرنیوالا کتب
قوم کا حافظ حدیث وفقہ قدر معتد بہا کا اکثر حاصل ہوتا ہی اوسکو
غالب ظن ساتہ اس بات کی کہ یہ حدیث غیر منسوخ اور غیر ماول ہی اتنی تاویلکی ۵
ساتہ جسکا قول کرنا واجب ہووی اور نہین ہی کلام مگر اوسی صورت مین
کہ حاصل ہووی اوسکو یہ ملکہ یعنی نہین قول کرتی ہین ہم جواز عمل بالحدیث کا
جو متجر فی المذہب ہین مگر اوس صورت مین کہ حاصل ہووی اوسکو
معرفت صحت حدیث اور نسخ و تاویل کا اتہی ترجمۃ معہ ادنی توضیح
پس جبکہ متجر فی المذہب کو جسکی تعریف یہ ہی کہ حافظ ہو کتب مذہب
اپنی کا اور اوسمین یہ شرط ہی کہ صحیح الفہم ہوا اور عارف ہو عربیت
اور اسالیب کلام اور مراتب ترجیح کا اور واقف ہو معانی کلام
ذکی ہی کہ نہ مخفی ہی اوسپر غالبا تقیید مطلق ظاہر کی جس سی مراد
مقید ہوا ور اطلاق مقید ظاہر کا جس سی مطلق ہو جیسا کہ فرمایا

شاہ صاحب مرحوم نی عقد الجید مین ہو الحافظ لکتب مذہبه
من شرطه ان یکون صحیح الفہم عارفا بالعربیة واسالیب
الکلام ومراتب الترجیح متفطنا المعانی کلامہم لایخفی
علیه غالبا تقئید ما یکون مطلقا فی الظاہر والمراد منه
المقید واطلاق ما یکون مقیدا فی الظاہر والمراد
منه المطلق انتہی عمل بالحدیث جائز ہوا اگر اوس صورت مین کہ
حاصل ہوا وسکو ملکہ تمیز حدیث صحیح اور منسوخ اور ماول اور معرفت قواعد
اصول اور پہر ہو وی وہ مستدل تو کیا گمان ہی تیرا حق عامی یا عالم
قرآن اور حدیث مین جو نہ پہنچا ہو مرتبہ تبحر کو اور اگر شبہ پڑی کہ یہ قول
مختار نہین بلکہ مختار یہان قول ثالث ہی جسکو اختیار کیا ابن صلاح نی
اور اتباع کیا اوسکا نووی نی اور صحیح کہا اوسکو جیسا کہ فرمایا شاہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نی اسی کتاب کی فصل متبحر فی المذہب مین بعد نقل کرنی کلام سابق کے
والمختار ہہنا قول ثالث وہو ما اختارہ ابن الصلاح وتبعه
النووی وصححه قال ابن الصلاح من وجد من الشافعیة حدیثا
یخالف مذہبه نظر ان کملت له الة الاجتہاد مطلقا او
فی ذلك الباب والمسئلة کان له الاستقلال بالعمل به
وان لم یکمل وشق مخالفة الحدیث بعد ان یبحث فلم یجد
للمخالفة جوابا شافیا عنه فله العمل به ان کان عمل به

امام مستقل غیر الشافعی ویکون هذا عذرا فی ترک مذهبه ههنا وحسنه النووی وقرره یعنی کہا ابن صلاح نے جو شخص شافعیہ مین سے پاوے کوئی حدیث کہ مخالف ہو اوسکے مذہب کی تو دیکھا جاے گا اگر کامل ہے اوسکو مایہ اجتہاد کا ہر مسئلہ مین یا اسی مسئلہ خاص مین تو وہ مستقل ہے اوسپر عمل کرنے مین اور جو نہ حاصل ہو کامل مایہ اجتہاد مذکور کا اور شاق ہوا اوسپر ترک عمل ساتہ حدیث کی بعد بحث کرنے کے نہ پائے جواب شافی کی اوس مخالفت کا تو جایز ہے اوسکو عمل کرنا اوس حدیث پر اگر عمل کیا ہو اوسپر اور امام مستقل نے سواے شافعی کی انتہی خلاصہ ترجمہ تو جواب اسکا اولاً یہ ہے کہ یہ قول شافعیہ کا ہے نہ حنفیہ کا جیسا کلام سابق سے معلوم ہوا فلا یلتفت الیہ اور ثانیاً یہ کہ جواز عمل بالحدیث اس قول مین اوس عالم کے حق مین جسکو مایہ اجتہاد کامل حاصل نہو یہ بہی مشروط ہے ساتہ چار شرطون کے ایک تفحص اور تلاش کرنا جواب اس مخالفت حدیث کا مذہب اپنے سے دوسرے نہ پانا جواب شافی اوس مخالفت سے بعد تفحص اور بحث کی تیسرے شاق ہونا اوسپر ترک عمل اوس حدیث کا بعد تفحص اور نہ پانے جواب مخالفت کی جو تہے معمول بہ ہونا اوس حدیث کا کسی اور امام مستقل کے مذہب مین سواے امام اپنے کی تو اگر بالفرض یہ قول حنفیہ کا ہوتا جب بہی مخالف مدعا اور روایات مقبولہ سابقہ کے نہ تہا کیونکہ حکم جواز عمل بالحدیث کا جو مخالف ہو مذہب امام اپنے کی عالم غیر مجتہد کی حق مین نہین کیا

مگر اوپر تقلید امام کی تفحص اور بحث کی جواب مخالفت حدیث میں مذہب
اپنی سی اور پھر نہ پای جواب شافی مخالفت کی اور پھر شاق ہوئی ترک عمل
بالحدیث کی اور پھر معمول بہ ہوئی اوس حدیث کی مذہب امام منتقل میں
اور آجتک کوئی ایسا مسئلہ امام ابوحنیفہ رح کا نہیں جو بظاہر مخالف ہو
کسی حدیث صحیح سالم غیر منسوخ غیر معارض کی مگر جواب شافی اوسکا موجود ہے
کتب حنفیہ میں متقدمین اور متاخرین سی اور اگر ہو دعوی کسیکو مخالفت
کسی مسئلہ کا مسائل امام میں سی ساتھ کسی حدیث صحیح کی اور منظور ہو تفحص بنا بر
اس قول کی تو لازم اور موافق داب بحث اور مراعات قواعد اصول کے
تحقیق کر لی اسواسطی کہ مدار دین متین اور مبنی صراط مستقیم سبیل مومنین کا
اوپر احقاق حق کی ہی ورنہ عمل کرنا حدیث پر جو مخالف ہو مذہب امام اپنی کے
بمجرد پالینی اوسکی کی ساتھ ترجمہ شناسی چند آیات و احادیث کی
بلا تحقیق اور تفحص اور بحث جواب شافی مخالفت کی اور دراز کرنا زبان طعن
و تشنیع اوپر آئمہ دین کے خلاف دیانت ہی اور نہیں ہی ہرگز یہ شایان
اتقیاء امت سی بلکہ اسمین توہم شائبہ نفسانیت کا ہی آب آئی ہم
اصل مدعا پر کہ اس تحقیق سی ثابت ہو گیا یہ امر کہ مقلد کو اگرچہ عالم ہو
کسی طرح عمل بالحدیث جائز نہیں جب تک کہ نہ حاصل ہو اوسکو مایۂ اجتہاد
اور قوت معرفت صحت اور تاویل نزدیک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی
اور کتب متقدمین اور متاخرین تصریحات فقہای حنفیہ سی مالا مال ہین

چنانچہ معلوم ہوا روایات منقولہ سابق سی اور یہی حجت ہی روایات
معتبرہ و اعلی زیادت توضیح کی لکہتی ہین کہا علامہ ابن ساعاتی شافعی رح نی
اپنی کتاب نہایۃ الوصول الی علم الاصول مین المختار أن المحصل لعلم معتبر
اذا لم یبلغ رتبۃ الاجتہاد یلزمہ التقلید یعنی مختار یہی
کہ بحقیق عالم علم معتبر کا جسوقت کہ نہ پہنچا ہو رتبہ اجتہاد کو تو لازم
اور واجب ہی اوسپر تقلید و قال فی مسلم الثبوت غیر المجتہد
المطلق ولو عالما یلزمہ التقلید فیما لا یقدر علیہ
من الاجتہادیات علی التجزی و مطلقا علی نفیہ یعنی سوای
مجتہد مطلق کی اگرچہ عالم ہو واجب ہی اوسپر تقلید جسمین نہ قادر ہو مسایل
اجتہادیہ سی نابر تجزی اجتہاد کی اور ہر مسایل مین نابر قول نفی تجزی کی
اور ایسی ہی اوسکی شرح مین جو مولانا بحر العلوم سی ہی اور کہا صاحب
بدیع الاصول نی والمستفتی ان کان مجتہدا فقد سبق او عامیا
او محصلا لعلم معتبر فوظیفتہ الاتباع علی المختار
یعنی طالب فتوی اگر مجتہد ہی یعنی فی الجملہ تو اوسکا حکم اوپر معلوم ہو چکا
اور اگر عامی ہی یا عالم قدر معتبر علم کا تو شیوہ اوسکا تقلید ہی
اور اتباع نابر قول مختار کی اور کہا ملا علی قاری نی اپنی رسالہ مسمو بہ فی جواز الاقتداء
بالمخالف مذہبا مین قالوا الواجب علی المقلد المطلق اتباع مجتہد
فی جمیع المسایل فلا یجوز لہ ان یعمل فی واقعۃ الا بتقلیدہ

مجتہد اتی مجتہد کان واما اذا کان فی البعض اختلف

یعنی کہا فقہای حنفیہ نی کہ واجب ہی اوپر مقلد مطلق کی اتباع اور تقلید
مجتہد کی جمیع مسائل مین پس نہین جائز ہی اوسکو عمل کرنا کسی مسئلہ مین
مگر ساتہ تقلید مجتہد کے کوئی سا مجتہد ہوای ہر جبوقت کہ ہووی مجتہد فی الجملہ
یعنی بعض مسئلوں مین تو اسمین اختلاف ہی بعضونکی نزدیک اوسکو بہی جائز
نہین اور بعضون نی کہا اوسکی لیی جائز ہی انتہی ترجمتہ مع توضیح اور مولانا
شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی جواب سوالات خمسہ مین کہ سوال کیا
سائل نی پنجم آنکہ چون در فقہا چہار مذہب پیدا شدہ دباہم مخالفت
کلی وارند وعلما باصحاب ہر یکی متفرق اند اختیار یکی ازینہا بچہ طور توان کرد
تاکہ فرماتی ہین تقلید امام معین کی ان چار مین سی ساتہ بیان وجوہ
ترجیح کی واسطی اختیار امام معین کی امیہ اربعہ مین اور تصریح اونکی یہ ہے
ترجیح یکی را بر دیگری چند وجہ است یکی برای عالم کہ بر ماخذ فقہ از آیات
واحادیث وکیفیت درایت وروایت آن ہا واجماعیات صحابہ وقرب بعہد
اغلبیہ اطلاع داشتہ باشد لعد ازین خواہ در دل او مطلقا یک مذہب ترجیح
یابد یا در بعض مسایل ترجیح یکی و در دیگر ترجیح دیگری بر او روشن شدہ دوم
دریافتن مراتب امیہ در افراط ذکا وکثرت عبور وطول خدمت علم ومبالغہ
در احتیاط وتقوی در ہمہ کہ این صفات بیشتر دارند اتباع او کند سیوم
دریافتن حال تابعان او ہمہ کہ تابعانش بوفور علم وکثرت خوض وعادت

حق پرستی داشته باشند و با این همه یک مذہب را ترجیح داده اند ہمان را
ترجیح دہد چہارم صاحب حقوق این شخص از پیران و اوستادان بهر وجه
متمسک شوند بآن متمسک شاید پنجم اگر درین اختیار ترددی و تذبذبی
داشته باشد رجوع بارواح طیبه خاتم الانبیا و خلفاء الراشدین بانواع
استخاره علمی و عملی هر که مرجح شود همان را اختیار نماید ششم هر مذهبی
که تحقیق مسائل آن از روی کتب علما بیشتر میسر شود آنرا اختیار نماید
تا در مسائل بسیار در ورطه تحیر نیفتد و الله اعلم یعنی ایک مذہب کو
اوپر دوسرےکی ان مذاہب اربعہ میں سے ترجیح دینے اور اختیار
کرنیکی چند وجوہ ہیں کئی طریقے ہیں ایک واسطے عالم کی جو اوپر ماخذ
فقہ کی آیات و احادیث سے اور کیفیت درایت اور روایت اونکی کی
اور اجماعیات صحابہ اور قرب و بعد قیاسات کی اطلاع رکھتا ہے
بعد اسکی خواہ اوسکی دلمین ایک مذہب ہر مسئلہ مین ترجیح پاوے
یا بعض مسئلو مین ترجیح ایک کی اور بعض مین ترجیح دوسرے کی کھلجاوے
دوسری وجہ ترجیح کی دریافت کرنا مراتب آئمہ کا یعنی افراط
ذکاوت اور کثرت عبور اور طول خدمت علم اور مبالغہ
احتیاط اور تقوی کی جسمین ان صفات کو زیادہ جانے اوسکی تقلید
کرے تیسری وجہ ترجیح کی یعنی طریق اختیار کرنے ایک کا ائمہ اربعہ سے
دریافت کرنا حال اونکی اتباع کا ہے جس امام کی اتباع کرنیوالے زیادہ تر علم

اور کثرت خوض اور عادت حق پرستی کی رکھتی ہون اور ساتھ ان سب
باتون کی جونسی ایک مذہب کو ترجیح دیی ہون اوسیکو ترجیح دی اور اختیار
کری چوتھی وجہ ترجیح اور طریق اختیار کرنی ایک امام کا اونمین سے
اختیار کرنا صاحب حقوق اس شخص کا ہی اسکی پیرون اور اوستادون کی
جس طریق کو اسکی پیرون اور اوستادون نی تمسک پکڑا اور اختیار کیا
اوسی طریق کو اختیار کری اور ساتھ اوسکی تمسک پکڑی پانچوین وجہ ترجیح کی
یہہ ہی کہ اس اختیار کرنی مین ایک مذہب کی اگر متردد اور مذبذب ہو
تو رجوع کری طرف ارواح طیبہ حضرت خاتم الانبیا صلوات اللہ علیہ
اور خلفای راشدین رضی اللہ عنہم کی ساتھ انواع استخارہ علمی اور عملی کی ۲۲
جونسا مذہب مرجح ہو جاوی اوسیکو اختیار کری چھٹی وجہ ترجیح کی
یہہ ہی کہ جس مذہب کی مسائل کی تحقیق کتب علما سی زیادہ میسر ہو
اوسیکو اختیار کری تاکہ اکثر مسائل مین پیچ ورطہ تحیر کی نہ پڑی
انتہی ترجمہ پس تحقیق ان عبارات منقولہ اور روایات مقبولہ علماء
حنفیہ سی واضح ہو گیا یہ امر غایت وضوح اور خوب کھل گیا اور نہ باقی رہا
کوئی شبہ اور کسی طرحکا خفا کہ عامی صرف جاہل اور عالم ترجمہ شناس
آیات و احادیث کو جبتک نہ حاصل ہو مایہ تمیز صحت و سقم اور نسخ
و تاویل جیسی علما اس زمانی کی خصوصا ہندوستان کی ہرگز ہرگز
عمل بالحدیث جو بظاہر اسکی نظر مین مخالف اپنی مذہب کی معلوم

ہو جایز نہین اور واجب ہی اوسپر تقلید مذہب واحد امام معین کی
بلا ضرورت داعیہ ملجیہ شرعیہ کی نزدیک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کی بموجب آیہ کریمہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا
الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ الآیہ کی اسواسطی کہ اولی الامر بنا بر صحیح
اقوال مفسرین کی اس آیت مین علمای دین اور آیمہ مجتہدین ہین جیسا کہ
تصریح کی انکی علامہ شامی نی حاشیہ درمختار مین تحت اس قول
وللشاب العالم ان یتقدم علی الشیخ الجاہل ولو قرشیا
قال تعالی والذین اوتوا العلم درجات فالرافع ہو اللہ فمن
یضعہ یضعہ اللہ فی جہنم وہم اولوا الامر علی الاصح کی قولہ وہم
اولوا الامر علی الاصح ای من الاقوال فی تفسیر قولہ
تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
کما ذکرہ الزیلعی انتہی حکم کیا اللہ تعالی نی اونسی سوال کرنیکا وقت لاعلمی کی
اور واجب کی اونکی اطاعت اور گردانا اطاعت اونکی اطاعت رسول کی
جیسا کہ اطاعت رسول کی اطاعت اپنی پس جسنی نہ سوال کیا اونسی
وقت لاعلمی کی اور نہ اتباع کیا اونکا یا چھوڑ دی تقلید اونکی
ساتھ پانی کسی حدیث کی اور عمل کیا حدیث پر باوجود نہ حاصل ہونی
مایہ اجتہاد کی تو نافرمانی کی اوسنی اللہ اور اللہ کی رسول کی
اور مخالفت کی اونکی امر کی سوا فق اس آیت کی اور دخل دیا اپنی رای

اسکی دین مین اور چھوڑ دیا اوسنی سبیل مومنین کو بعد واضح ہوجانی اوسکی کی
اور داخل ہوا یہ وعید وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ
وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا کی یعنی جسنی مخالفت کی
اسکی رسول کی بعد ظاہر ہوجانی ہدایت کی اور اتباع کیا غیر سبیل مومنین کا
متولی بنا دینگی ہم اوسکو اوس چیز کا جسکو دوست رکھا اوسنی اور داخل کرینگی
ہم اوسکو دوزخمین اور بُری ہی بازگشت اور جسنی اتباع کیا اونکا اور اختیار
کیا طریقہ اونکا پوچھکر اون سی حکم اللہ اور اللہ کی رسول کا تا حصول ملکہ اجتہادی
تو اطاعت اور فرمانبرداری کی اوسنی اللہ اور اللہ کی رسول کی موجب ۲۴
آیۃ مذکور کی اور داخل ہوا یہ بشارت وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ
فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ
وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ
رَفِيقًا کی یعنی جسنی اطاعت کی اللہ اور اللہ کی رسول کی پس وہ
ساتھ اون لوگوں کی ہی جنپر فضل اور انعام کیا اللہ تعالی نی انبیا علیہم السلام
اور صدیقین اور شہدا اور صالحین سی اور بہتر ہین یہ رفیق اور یہ قول
کہ حاکم اور منصف یعنی جسکی حکم پر چلنا اور اوسکی فیصلہ سی راضی ہونا کل
احکامات شریعت مین جناب رسالت مآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو جانتا ہوں کہ اونہین کا اتباع تمام امت پر فرض ہی کہ تبدیل

کیا جاوی بموجب آیہ کریمہ فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک الخ
صحیح ہی اور بیشک تمام امت پر حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہی اتباع فرض ہی مگر ساتہ اوس طریق کی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی تعلیم فرمایا یعنی اتباع عارف ماخذ احکام مستدل مطلقا کی واسطی
اوسکی مناسب اور بعض مسائل مین ماخذ پر اطلاع رکہنی والی کی واسطی
اوسکی مناسب اور عامی صرف کی واسطی اوسکی مناسب جیسا کہ یہ طریق
اتباع آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مناسب حال ہر ایک کی
خواص اور عوام سی تعلیم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی معاذ بن جبل کو
ظاہر ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وقت بہیجنی اونکی کی طرف
یمن کی فرمایا کس طرح حکم کریگا تو کہا حکم کرونگا مین ساتہ کتاب اللہ کی
پہر فرمایا اگر نپاوی تو کتاب اللہ مین کہا حکم کرونگا مین ساتہ سنت
رسول اللہ کی فرمایا اگر نپاوی تو سنت رسول اللہ مین کہا حکم کرونگا مین ساتہ
رای اپنی کی پس خوش ہوی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا حمد ہی
واسطی اللہ کی جسنی توفیق دی اپنی رسول کی رسول کو اوس چیز کی
جس سی خوش ہو رسول اللہ کا اور یہ حکم اور کی واسطی نہ فرمایا
اور نہ اور کو اجازت اتباع رای اپنی کی دی بلکہ تعلیم کیا آپ نی
ساتہ اس حکم کی کہ تو لائق ہی ساتہ استخراج مسائل دین اور استنباط

احکام قرآن و حدیث اور قیاس ہی اور عوام جنکو لیاقت اس امر کی
نہین اور اس رتبی کو نہین پہنچی ہین اونپر اطاعت اور فرمانبرداری
ینری فرض ہی کہ وہ اطاعت اور فرمانبرداری حقیقت مین اطاعت
اور فرمانبرداری ہی اللہ اور رسول کی اور علی ہذا القیاس جا بجا بلاد
اسلام مین بعد فتح کرنی ملک کے حضرتکی زمانی مین اور بہی خلفای راشدین کے
عہد خلافت مین صحابہ واسطی تعلیم احکام کی مامور تہی بموجب آیہ کریمہ
فلولا نفر من کل فرقة منهم طایفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا
قومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون کی پس معلوم ہوا
کہ فرضیت اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ معنی نہین ہین
کہ کوئی شخص جب کوئی حدیث پاوی تو وہ اوسپر عمل کری خواہ اوسکو
مایہ اجتہاد اور فہم معتبر نصوص و احادیث کے حاصل ہو یا نہو بلکہ اتباع
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض ہونی کی یہ معنی ہین کہ جس شخص کو
مایہ اجتہاد کامل حاصل ہو تو اوسپر موافق فہم اپنی کی عمل کرنا واجب ہے
کما قال المولوی فی الحاشیة علی الخیالی مستدلا علی ما قبله
لان المجتهد اذا نظر فی دلیل ظنی وحصل له ظن بحکم یجب له
العمل بذلک قطعا ثم قال بعد مستدلا علیه اما الاولی
فلانعقاد الاجماع علی ان الحکم المظنون الذی ادی

الیہ رای المجتہد یجب العمل علیہ قطعاً و کثرت الاخبار
فی ذلک حتی صارت متواترۃ المعنی اور جو شخص کہ نہ حاصل ہو
اوسکو مایہ اجتہاد کسی مسئلہ مین یا بعض مین ہو اور بعض مین نہو تو واجب ہے
اوسپر اتباع آئمہ مجتہدین کا خصوصاً اس زمانی مین آئمہ اربعہ کا
ہر مسئلہ مین یا جس مسئلہ مین آلات اجتہاد اوسکی لیی کامل نہون اور
سوا اسکی نہین ہی کوئی طریقہ اتباع شرع کا احکام اجتہادیہ مین تو
ہر مسلمان پر جسکو نہ حاصل ہو آلات اجتہاد لازم ہے کہ انہین کا اتباع
کری بموجب آیہ کریمہ فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما
شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا
۲۷ تسلیما کی اور اگر نکیا اتباع اونکا تو نافرمانی کی اوسنی اللہ اور اللہ کی
رسول کی اور نہ راضی ہوا اللہ اور اللہ کی رسول کی فیصلہ پر اور مخالفت کی
اوسنی اللہ اور اللہ کی رسول کی حکم اور قضا کی موافق فحوای آیت
مذکور کی اور مشیت اللہ تعالی نی حنفی اور شافعی ہونیکا بالذات حکم کسیکو
نہین فرمایا مگر جبکہ امر فرمایا اپنی اطاعت اور اپنی رسول کی اطاعت کا
بموجب اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کی اور وقت لاعلمی کی یعنی
نہونی ملکہ اجتہاد کی بمقتضای فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا
تعلمون کی مسائل اجتہادیہ مین تقلید مجتہدین کا امر فرمایا

وربحث کامل ہوئی تنقیح اور تدوین اور ضبط وغیرہ کی بالسبب نہ پائی
جانی روایات صحیحہ معتبرہ مبین الاطلاقات والتقییدات وغیرہا کی
متعین ہوئی تقلید آئمہ اربعہ کی اور اجماع ہوا محققین امت محمدی صلی اللہ
علیہ وسلم کا اسپر جیسا کہ عنقریب آتا ہی انشاء اللہ تعالی تواب نہ باقی رہا
طریقہ اتباع امر الہی کا تعالی شانہ واسطی غیر مجتہد کی سوای تقلید آئمہ
اربعہ کی کما شیخ عبد العظیم بن ملا فروخ المکی فی قول سدیدین

اعلم انہ لم یکلف اللہ تعالی احدا من عبادہ بان یکون
حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا بل اوجب علیہم
الایمان بما بعث سیدنا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم
والعمل بشریعتہ غیر ان العمل متوقف علی الوقوف
علیہا والوقوف علیہا لہا طرق فما کان منہا ما اشترک
فیہ العامۃ واہل النظر کالعلم بفرضیۃ الصلوۃ
والزکوۃ والحج والصوم والوضوء اجمالا وکالعلم
بحرمۃ الزنا والخمر واللواطۃ وقتل النفس وغیر ذلک
مما علم فی الدین بالضرورۃ فذلک لا یتوقف فیہ علی
اتباع مجتہد ومذہب معین بل کل مسلم علیہ اعتقاد
ذلک فمن کان فی العصر الاول فلا یخفی وضوح ذلک

فی حقه ومن كان فی الاعصار المتاخرة فالوصول اليه
الى علمه ضرورة من الاجماع والتواتر وسماع الايات
والسنن المستفيضة المصرحة بذلك فی حق من وصل
اليه واما ما لا يتوصل اليه الا بضرب من النظر والاستدلال
فمن كان قادرا عليه بتوفر الالة وجب عليه فعله
كالائمة المجتهدين ومن لم يكن له قدرة وجب عليه
اتباع من ارشده الى ما كلف به ممن هو اهل النظر
والاجتهاد والعدالة وسقط عن العاجز تكليفه بالبحث
والنظر لعجزه بقوله تعالى لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
۲۹ وبقوله عز وجل فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ يعنى جان تو كه نهين تكليف دى الله تعالى نى كسيكو
اپنى بندون مين سى اس امر كى كه هووى حنفى يا مالكى يا شافعى يا حنبلى
بلكه واجب كيا اوپر ايمان لانا اوس چيز پر جسكى ساته بهيجا همارى
سردار محمد صلى الله عليه وسلم كو اور ايمان لانا اونكى شريعت پر
مگر اتنى بات هى كه عمل كرنا اونكى شريعت پر موقوف هى اوپر آگاه هى
احكام شريعت اونكى كى اور واقف هونى كى واسطى كيى طريقى هين اسى وه
حكم اون احكام سى جسمين مشترك هين عوام اور مجتهد جيسى جاننا فرضيت

صلوۃ اور زکوۃ اور حج اور صوم اور وضو کا بطریق اجمال کی اور جیسی
جاننا حرمت زنا اور شراب اور لواطت اور قتل اور سود اور مثل انکی جو معلوم ہی
دین مین بالضرورۃ تو وہ نہین موقوف ہی اوپر اتباع کسی مجتہد اور مذہب
معین کی بلکہ ہر مسلمان پر اوسکا اعتقاد واجب ہی پس جو لوگ عصر اول
مین تھی اونپر پوشیدہ نہین کھلا یا اون امور کا اور جو لوگ کہ انکی بعد مین
زمانہ متاخر مین تھی اونپر کھلا یا ان امور کا بحجت معلوم ہونی ان امور کی
اونکو علاوہ اجماع اور تواتر اور آیات و احادیث مشہورہ مفسرہ کی
سننی سی جنکو پہنچائی پردہ حکم احکام شریعت مین سی جو نہین معلوم
ہو سکتا ہی مگر کسی قسم کی اجتہاد سی سو جو شخص کہ قادر ہو اوسپر بسبب جمیع
ہونی اسباب و مایہ اجتہاد کی تو واجب ہی اوسپر عمل کرنا موافق فہم ۳۰
اور رای اپنی کی جیسی آئمہ مجتہدین اور جو ایسا ہو کہ نہ قدرت رکھتا ہو
استدلال کی اور نہ جمع ہون اوسمین شرطین اجتہاد کی تو واجب ہی اوسپر
اتباع اور تقلید اوس شخص کی اہل نظر و اجتہاد اور عدالت سی جو بتلا دی
اوسکو وہ حکم جسکی ساتھ وہ شخص مامور ہی اور ساقط ہی عاجز سی
تکلیف نظر و بحث اور اجتہاد کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ نہین
تکلیف دیتا اللہ تعالی کسیکو مگر بقدر طاقت اوسکی کی اور یہ واجب
ہونا اوسپر تقلید مجتہد کا بسبب فرمانی اللہ جل شانہ کی ہی کہ پوچھیہ اہل

جانی والون سی اگر تم نہین جانتی انتہی خلاصۃ ترجمتہ اور اسیطرح فرمایا شاہ ولی اللہ
صاحب نی عقد الجید اور رسالہ انصاف فی بیان سبب الاختلاف مین

اعلم ان الامۃ اجمعت علی ان یعتمدوا علی السلف فی
معرفۃ الشریعۃ فالتابعون اعتمدوا فی ذلك علی الصحابۃ
وتبع التابعین اعتمدوا علی التابعین وھکذا فی کل
طبقۃ اعتمد العلماء علی من قبلھم والعقل یدل علی حسن
ذلك لان الشریعۃ لا یعرف الا بالنقل والاستنباط
والنقل لا یستقیم الا بان یاخذ کل طبقۃ عمن قبلھا
بالاتصال ولابد فی الاستنباط من ان یعرف ۱۳
مذاھب المتقدمین لئلا یخرج من اقوالھم
فیخرق الاجماع ولیبنی علیھا ویستعین فی ذلك بمن
سبقہ واذا تعین الاعتماد علی السلف فلابد من ان یکون
اقوالھم التی یعتمد علیھا مرویۃ بالاسناد الصحیح او
مدونۃ فی کتب مشھورۃ وان یکون مخدومۃ
بان یبین الراجح من محتملاتھا ویخصص عمومھا فی
بعض المواضع ویقید مطلقھا فی بعض المواضع
فیجمع المختلف فیھا ویبیّن علل احکامھا والا لم یصح

الاعتماد علیہا ولیس مذہب فی ہذہ الازمنۃ المتاخرۃ
بہذہ الصفۃ الا ہذہ المذاہب الاربعۃ اللہم الا مذہب
الامامیۃ والزیدیۃ وہم اہل البدعۃ لایجوز
الاعتماد علیہا انتہی مختصرا یعنی جانو کہ امت نی اجماع کیا ہی
اوپر اسبات کی کہ اعتماد کرین اوپر سلف کی شریعت کی پہچاننی مین پس
تابعین نی اعتماد کیا اسمین صحابہ کرام رض پر اور تبع تابعین نی تابعین پر
اور اسیطرح ہر طبقی مین اعتماد کیا اہل علم نی اوپر جو اونسی پہلی تہی اور عقل
دلالت کرتی ہی اسکی خوبی پر اسواسطی کہ شریعت نہین معلوم ہو سکتی مگر سات
نقل اور استنباط کی اور نقل نہین ہو سکتا مگر اسطور کہ لیوین ہر طبقی والی ۳۲
اپنی پہلونسی ساتہ اتصال کی اور ضرور ہی استنباط مین اسبات سی کہ پہچانی
مذاہب متقدمین کو تو کہ خارج ہو وی اونکی اقوال سی پس مخالفت کری اجماع کی
اور پہچاننا مذاہب متقدمین کا اسواسطی ضرور ہی تاکہ مبنی کری مسائل مستنبطہ کو
اونکی اقوال پر اور طلب کری اونسی مدد اسمین اور جبکہ متعین ہوا اعتماد اوپر
سلف کی شریعت کی پہچاننی مین تو ضرور ہی اس امر سی کہ ہووین اقوال
اونکی جنپر اعتماد کیا جاوی روایت کیی گیی ساتہ اسناد صحیح کی یا جمع
کیی گیی کتب مشہورہ مین اور ضرور ہی یہ کہ ہووین وہ اقوال محقق اور منقح
یعنی بیین ہوا راجح اونکا اور مخصوص ہو عموم اونکا بعض مواضع مین اور

معتقد ہو مطلق اونکا بعض مواضع مین پھر لکھتی ہون مسائل مختلف فیہا اور بیان
کیی گیی ہون یعنی احکام اونکی کی اور اگر ایسا نہوا تو نہ صحیح ہوگا اعتماد اوپر
اونکی اور نہین ہی کوئی اس زمانہ اخیر مین جامع ان صفات کا سوای ان مذاہب
اربعہ کی یعنی حنفی مالکی شافعی حنبلی مگر مذہب امامیہ اور زیدیہ کا سو وہ بدعتی ہین نہین
جائز ہی اعتماد اوپر انکی خلاصۃ ترجمتہ اور اس کلام شاہ صاحب کی سی
یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ یہ جو نادان جاہل کہتی ہین کہ مذاہب آئمہ اربعہ
اور تقلید ایک کی انہین سی بدعت اور نئی بات ہی دین مین باطل ہی
اور یہ چارون مذہب حق اور واجب الاتباع ہین ہرگز بدعت نہین
بلکہ اس زمانہ اخیر مین کہ زمانہ ہی فتنہ اور فساد کا مدار اللہ اور اللہ کی
رسول کی اطاعت کا اور مبنی معرفت احکام شریعت کا انہین چارون ۳۳
مذہب پر ہی اور اتباع اونکا اتباع ہی سواد اعظم کا اور مخالفت
انکی مخالفت سواد اعظم کی اور نافرمانی اللہ اور اللہ کی رسول کی قال الشیخ
الاجل الدهلوی فی بیان وجوه المصلحة فی الاخذ بهذه المذاهب
الاربعة وثانیها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اتبعوا السواد الاعظم ولما اندرست المذاهب الحقة
الا هذه الاربعة كان اتباعها اتباعا للسواد الاعظم
والخروج عنها خروجا عن السواد الاعظم یعنی فرمایا جناب

شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نی عقد الجید مین کہ دوسری وجہ
مصلحت کی ان چارون مذہب کی اتباع مین اور فساد کی اوسنی اعراض
مین یہ ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اتباع کرو سواد اعظم کا
اور ہرگاہ کہ رست گئی مذاہب حقہ سوای ان چار کی ہوا اتباع انکا اتباع
سواد اعظم کا اور خروج انسی خروج سواد اعظم سی اور عنقریب
آئیگا کلام اسمین بتفصیل انشاء اللہ تعالی جواب سوال سائل مین جہان نقل کیا ہی
اوسنی حدیث اسیر وقال الشیخ المحقق ابن الهمام فی التحریر انعقد
الاجماع علی عدم العمل بالمذاهب المخالفة للائمة الاربعة
یعنی کہا شیخ محقق ابن ہمام نی تحریر الاصول مین منعقد ہو گیا اجماع اوپر
نہ عمل کرنی کی ساتھ اون مذاہب کی جو مخالف ہون ان چار اماموں کی ۳۴
وفی الاشباه والنظائر من خالف الائمة الاربعة فهو
مخالف للاجماع یعنی جسنی مخالفت کی آئمہ اربعہ کی تو اوسنی مخالفت کی
اجماع کی انتہی اور مخالفت اجماع کی حرام ہی اور منکر اسکا کافر قال
فی نور الانوار وحكمه فی الاصل ان یثبت المراد به
شرعیا علی سبیل الیقین یعنی ان الاجماع فی الامور الشرعیة
یفید الیقین والقطعیة فیکفر جاحده یعنی اجماع امور شرعیہ مین
مفید ہی یقین اور قطعیت کو پس کافر ہو گا منکر اوسکا او کہا قاضی ثناء اللہ

صاحب پانی پتی نی تفسیر مظہری مین فان اہل السنۃ والجماعۃ قد
افترق بعد القرون الثلثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاہب
ولم یبق فی فروع المسائل سوی ہذہ المذاہب الاربعۃ
فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلہم
وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع امتی
علی ضلالۃ وقال اللہ تعالی وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ
نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا یعنی
تحقیق اہل سنت والجماعۃ بعد قرون ثلثہ یا اربعہ کی متفرق ہوگئی اور
چار مذہبونکی اور نہین باقی رہا کوئی مذہب فروع مسائل مین سوای

ان مذاہب اربعہ کی پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر باطل ہونی اوس
قول کی جو مخالف ہو ان سب کی اور تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین جمع ہوگی امت میری اوپر گمراہی کی اور فرمایا اللہ تعالی نی
اور جو شخص اتباع کری غیر سبیل مومنین کا تو متولی بنائنگی ہم اوسکو
اوس چیز کا جسکو دوست رکھا اوسنی اور داخل کرینگی اوسکو جہنم مین
اور بُری ہی بازگشت انتہی خلاصہ ترجمہ یعنی اب تمام امت محمدی صلی اللہ
علیہ کا طریقہ یہی مذاہب اربعہ قرار پای اور حدیث صحیح لا یجتمع
امتی علی الضلالۃ سی معلوم ہوا کہ راہ راست ہدایت یہی ہی اور سوا اسکی

ضلالت اور گمراہی اور مخالفت اسکی موجب دخول نار اور غضب الہی ہی
جو کوئی اس راہ ہدایت سی یعنی تقلید آئمہ اربعہ سی مخالف بات نکالیگا تو وہ
بات سبیل مومنین سی مخالف ہوگی اور قائل اوسکا بمجوای آیہ کریمہ و یتبع
غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی و نصله جہنم و ساءت مصیرا
کی گمراہ اور لائق دخول نار کی ہوگا اور اسیطرح طحطاوی شرح درمختار میں ہی
قال بعض المفسرین فعلیکم یا معشر المؤمنین باتباع الفرقة
الناجیة المسماة باهل السنة والجماعة فان نصرة الله
تعالی وتوفیقه فی موافقتهم وخذلانه وسخطه ومقته
فی مخالفتهم وهذه الطائفة الناجیة قد اجتمعت الیوم
فی المذاهب الاربعة هم الحنفیون والمالکیون ۳۶
والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من
هذه المذاهب الاربعة فی ذلك الزمان فهو من
اهل البدعة والنار یعنی لازم پکڑو تم ای گروہ مومنین
اتباع فرقہ ناجیہ کو جسکا نام اہل سنت والجماعت ہی اسواسطی کہ
مدد اللہ تعالی کی اور توفیق اوسکی اونکی موافقت اور تقلید میں ہی
اور رسوا کرنا اللہ تعالی کا اور غصہ اور غضب اوسکا اونکی مخالفت
اور چھوڑدینی اتباع اور تقلید اونکی کی ہی اور یہ فرقہ ناجیہ

یعنی نجات پانی والا صحیح ہو گیا ہی اجکی دن پچ ان مذاہب اربعہ کی
کہ وہ حنفی ہین اور مالکی اور شافعی اور حنبلی اور جو شخص کہ خارج ہو ان چار
مذاہب سی اس زمانہ مین تو وہ بدعتی ہی اور دوزخی قولہ اور جب نہین
تحقیق ہوتا مسئلہ حدیث سی تو رجوع کرتا ہون آثار صحابہ رضی اللہ
عنہم مین اور پوچھتا ہون علمای ماہر فن حدیث سی اور جب معلوم
ہو جاتا ہی آثار صحابہ سی تو ترک کرتا ہون تقلید امام موجب فرمانی
انحضرت صلعم کی کہ فرمانی تہی الخ اقول سابق مین ہم ثابت کر چکی
ساتہ نقل روایات کی علماء اور فقہاء حنفیہ سی کہ تحقیق مسئلہ کی حدیث
سی نہین ہو سکتی مگر مجتہد سی اگرچہ فی الجملہ ہو اور جو شخص ایسا ہو
کہ نہ حاصل ہو اوسکو مایہ کسی قسم اجتہاد کا تو اوس سی نکالنا کسی
مسئلہ کا آیت اور حدیث سی محال ہی ہرگز ہرگز نہین ہو سکتا
فضلا عن تحقیقہ اور جو حال مقلد صرف کی حق مین آیت و حدیث کا ہی وہی
حال آثار صحابہ کا ہی یعنی جبکہ استخراج مسائل آیت و حدیث سی
بغیر حصول ملکہ اجتہاد کی ممکن نہین اسیطرح استنباط احکام آثار صحابہ سی
بہی ممکن نہین اور علماء ماہر فن حدیث سے جنسے پوچہنا
اور اونکے تقلید کرنا اور اونکی بتلانی پر عمل کرنا اس زمانہ مین
واجب ہی موافق امر اللہ اور اللہ کی رسول کی وہ نہین ہین مگر

آئمہ اربعہ اور سوای ان چار اماموں کی اور کسیکا اتباع جائز نہین
بلکہ مخالفت انکی اور چھوڑ دینا انکی اتباع کا بدعت اور موجب دخول
نار کا ہی چنانچہ سابق مین مفصلاً معلوم ہو چکا کلام تحریر اور اشباہ
والنظائر اور تفسیر مظہری اور طحطاوی وغیرہ سی اور وہ جو دو حدیثین
مشکوۃ سی نقل کی ہین جسکا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ اللہ کی نزدیک اختیار
کرنا رویہ اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نیک ہی اور بہتر اور قول
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا جسکا حاصل یہ ہی کہ پیروی اصحاب کی کرو
صحیح ہی اور جواب اسکا سابق مین معلوم ہو چکا کہ پیروی کرنا صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم کی نہین ہو سکتی مگر ساتھ سمجھنی کلام اونکی کی اور سمجھنا
اونکی کلام کا نہین ہو سکتا مگر ساتھ فہم تام اور مایہ اجتہاد اور قوت
استنباط اور ملکہ استخراج احکام اور تمیز صحت وسقم اور نسخ و تاویل
اور تخصیص عموم و تعمیم خصوص کی اور جو شخص کہ نہ حاصل ہوا اوسکو فہم تام
اور مایہ کچھ بھی تمام اجتہاد کا اور نہ تمیز کرسکتا ہو درمیان صحیح اور ضعیف
اور ناسخ و منسوخ اور ماول کی تو وہ شخص ہرگز نہین سمجھ سکتا کلام
صحابہ کرام کو اور نہین نکال سکتا حکم اونکی اقوال سی اور نہین حکم اوسکو
اشتغال کا ساتھ غوص کی اونکی اقوال مین کیونکہ عاجز ہی وہ اور عاجز
تکلیف ساقط ہی موجب فرمانی اللہ تعالی کی لا یکلف اللہ نفسا

الا و سمجھا اور نہین ہی شیوہ اوسکا مگر سوال کرنا عالم سی جو واقف
ہوا اونکی ماخذ سی اور پای جاتی ہون اوسمین یہ امور اور وہ نہین ہی
مگر مجتہد اور واجب ہی اوسپر اتباع کرنا اوسکا اور یہ اتباع کرنا اوس مجتہد کا حقیقت مین
اتباع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہی اونکی آثار مین عامی کی حق مین اور
کیونکر نہوگا اتباع اوسکا اتباع صحابہ رض کا اونکی آثار مین حالانکہ
اتباع کرنا مجتہد کا اتباع ہی سرور کائنات صلی اللہ علیہ و
سلم کا احادیث مین اور اطاعت اللہ تعالی کی اوسکی کتاب مین اور
اطاعت اللہ اور اللہ کی رسول کی منحصر ہی بیچ اطاعت مجتہد کی حق عامی مین
جو نہ استطاعت رکھتا ہے امور مذکورہ کی جیساکہ روایات منقولہ سابق سی
خوب واضح ہوگیا حاجت اعادہ کی نہین بلکہ غیر مجتہد کو ہرگز جائز
نہین کہ اتباع کری صحابہ کرام رض کا بلا واسطہ کسی مجتہد کی اونکی آثار ہی
جیساکہ نہین جایز ہی اوسکو عمل کرنا اوپر حدیث کی اور اتباع
آنحضرت صلعم کا سوافق فہم اپنی کی بالذات بغیر واسطہ کسی مجتہد کی
اور ہرچند کہ روایات مثبت وجوب تقلید معین یعنی ایک امام کی
ائمہ اربعہ مین ہی اور اجماع اوپر عدم جواز عمل کی سوای ان چار کی
جب ہم لکہ چکی تو اب حاجت اور روایت کی نہ ہی لیکن جیساکہ روایات
مصرحہ عدم جواز عمل بالحدیث کی حق غیر مجتہد مین عقد الجید وغیرہ سی

ہمنی لکہا اسیطرح چند روایتین عدم جواز عمل بالآثار یعنی صحابہ کرام کی اقوال پر
عمل کرنیکی ممانعت کی عوام کی حق مین مصرحا کلام اکابر حنفیہ اور شافعیہ سی
لکہتی ہین کہ جس طرح مقلدین کو مسائل اجتہادیہ غیر معلومہ مین طرف مجتہدین
کی رجوع کرنا اور اونسی سوال کرکی اونکا اتباع کرنا واجب ہی اجماعا اسیطرح
اجماع ہوا ہی علمای محققین کا اسبات پر کہ عوام مومنین کو تقلید کرنا صحابہ
کرام کی جائز نہین ممنوع ہی بلکہ واجب ہی انپر کہ تقلید کرین اون مجتہدین کی
جنہون نی مسائل کو منقح کرکی تدوین ابواب و فصول اور ترتیب فروع
و اصول کی ہی اور انہی اجماع پر مبنی کیا بعض متاخرین نی عدم جواز
تقلید غیر آئمہ اربعہ کو بجہت اسبات کی کہ ضبط مسائل اور تقلید اطلاقات
اور تخصیص عمومات وغیرہ جو ضروریات تقلید سی ہی سوای انکی اور
مجتہدین کی یہان نہین پایا جاتا تو اسوقت باجماع علماء امت محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم واجب ہوی تقلید ایک کی ان چارون امامون سی اور
ممنوع ہوا عوام کو اتباع کرنا صحابہ کرام رض کا چنانچہ نقل کیا اس
اجماع کو علامہ محقق سید سمہودی شافعی نی ابن ہمام صاحب فتح القدیر سی
کہ وہ نقل کرتی ہین امام فخر الدین رازی سی رحمہ اللہ علیہ اور تصریح
اونکی یہ ہی قال محقق الحنفیۃ الکمال ابن الہمام رحمہ اللہ تعالے
نقل الامام ای الفخر الرازی رحمہ اللہ تعالی اجماع المحققین

على منع العوام من تقليد اعيان الصحابة بل يقلدون
من بعدهم الذين سبروا ووضعوا ودونوا وعلى
هذا ما ذكره بعض المتاخرين من منع تقليد
غير الاربعة لانضباط مذاهبهم وتقييد
مسائلهم وتخصيص عمومها ولم يدر مثله في غيرهم
لانقراض اتباعهم وهو صحيح انتهى یعنی کہا محقق حنفیہ ابن ہمام
رحمۃ اللہ تعالی نے کہ نقل کیا امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اجماع
محققین کا اوپر منع کرنے عوام کی تقلید اعیان صحابہ رضی اللہ عنہم کی سے
۴۱ بلکہ واجب ہے انپر کہ تقلید کریں اون مجتہدین کی جو بعد صحابہ رض کے ہیں جنہوں نے
جمع کیا مسائل کو اور وضع کیا قواعد کو اور اصول کو اور تدوین کی ابواب
وفصول کی اور اسی پر مبنی ہے وہ جو ذکر کیا اوسکو بعض متاخرین نے
منع کرنے تقلید غیر آئمہ اربعہ کی سے بجہت منضبط ہونے مذاہب ان آئمہ
اربعہ کی اور تقیید اطلاقات اور تخصیص عمومات اونکی کی اور نہ پایا گیا
ایسا ہیچ مذہب غیر آئمہ اربعہ کی بسبب گذر جانے اتباع اونکی کی اور
صحیح ہے انتہی ترجمتہ اور مسلم الثبوت میں ہے اجمع المحققون على
منع العوام من تقليد الصحابة بل عليهم اتباع الذين
سبروا وبوبوا ونقحوا وجمعوا وفرقوا وعللوا وفصلوا

وعليه ابتنى ابن الصّلاح منع تقليد غير الاربعة
لان ذلك لم يدر في غيرهم يعنى اجماع كيا ہى محققين نے
اور منع كرنے عوام كى تقليد صحابہ سے بلكہ واجب ہى اوپر اونكى اتباع
اون لوگوں كا جنهون نے غور كيا ہى مسائل مين اور باب باب كو عليحده كيا
اور تنقيح كى اون مسائل كى اختلاط سے اور جمع كيا احكام كو ساتھ جامع كى
اور تفرقہ كيا ساتھ فارق كى اور علتين بيان كين اور تفصيل كى اور اسى
اجماع پر مبنى كيا ابن صلاح نے ممانعت تقليد غير آئمہ اربعہ كى اسواسطى كہ
اسوا آئمہ اربعہ كى اور كسى مذهب مين پايا نهين گيا انتهى ترجمتہ مع توضيح
اور صاحب مسلم نے اس مقام مين جو نيہ ما فيہ كركى شبہ كيطرف اشاره
كيا ہى اور منهيہ مين اوسكو كہولا ہى اور وه شبہ مدفوع ہى اصلا وارد نهين
ہوتا چنانچہ جواب اس شبہ كا ساتھ نقل روايات علماى ثقات كى بيچ ايک
شرح وبسط حضرت اوستادى سيد العلماء وسند الاولياء
حجة الله على العالمين وارث الانبياء والمرسلين محيى السنة
السنية مروج الشريعة البهية مسقط راس الفطانة
والذكاوة بانى ارباب التعمق الى عتبته السنية من كل
فج عميق وتتوجه اصحاب التدقيق الى سدته العلية
عن كل مرمى سحيق مويد الدين القويم كاشف الطريق المستقيم

اوستاد الکل ہادی السبل المشتہر اسمہ فی الاطراف
المعروف فضلہ فی الاکناف مرشدنا ومقتدانا
ملجانا وماوانا فی الدارین حضرت مولانا محمد ارشاد حسین
لا زال ظلال افاداتہ علی رؤس المسترشدین
فی کتاب ہدایت انتصاب انتصار الحق مین تحریر فرمایا ہی من شاء
فلیرجع الیہ ولیستفض منہ اور اس مختصر مین اوسکی تفصیل کی گنجایش نہین ہی
اور وہ حدیث جو مشکوۃ سی نقل کیا ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ فرمایا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لازم پکڑو طریقہ میری اور طریقہ خلفاء راشدین کو اور مضبوط
پکڑی رہو اوسکو ساتہ دانتو نکی اور بچو تم نئی نئی باتون سی صحیح ہی مگر تحریر
سابق سی بخوبی واضح ہو چکا یہ امر کہ مضبوط پکڑنا طریقہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپکی اصحاب کا نہین ہو سکتا مگر ساتہ معلوم کرنی طریقہ اونکے کو اور
معرفت طریقہ اونکی کی موقوف ہی اوپر فہم کامل اور مایہ اجتہاد اور شرائط
تام اوسکی کی اور نہین ہی یہ مگر شان مجتہد کی اور عوام جنکو لیاقت
ان امور کی نہین اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کی طریقہ اختیار
کرنیکا سوائی تقلید امام معین کی اور کوئی طریق ہی نہین اور وہ جو حاشیہ مین
کہا ہی بعد نقل اس حدیث کی کہ واجب جاننا تقلید معین مذہب واحد کا
نئی نئی باتون سی ہی صحابہ اور تابعین کی زمانی مین نہ تہا انتہی باطل ہے

۸۳
واجب جاننا تقلی...
مذہب واحد کا ہی...
باتون سی ہی صحابہ ا...
زمانہ مین نہ تہا اللہ تعا...
مسلمانو نکو صحابہ رض...
خصلت پر چلنا نصیب...
کری آمین فقط

ساتہ کہی وجونکی اول یہ کہ تقلید معین مذہب واحد کا واجب ہونا اور بعض مقلد
مجتہد کی نزدیک امام ابوحنیفہ رح کی ہدایہ اور فتح القدیر اور کلام ملا علی قاری
اور شاہ ولی اللہ صاحب کی سی عقد الجید اور رسالہ انصاف میں
اور وجوب تقلید مسلم الثبوت اور بدیع الاصول وغیرہ سی ہم نقل کر چکی پس
حرام کر واجب ہو باتفاق علماء دین اوسکو نئی باتون سی سمجہنا
ظن فاسد اور گمان کاسد ہی اور دخل دنیا اپنی رای کو دین کی باتون مین اور
متہم کرنا آئمہ دین کو دوسری وجہ یہ ہی کہ جب اجماع ہو گیا محققین امت
محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر وجوب تقلید آئمہ اربعہ کی کہ مراد اوس سے بطلان
تلفیق کی کہ سمجہی اور امتثال اسکا واجب نہین ہو سکتا مگر ساتہ التزام ایک امام کی اتباع یعنی
تو بدعت کہنا اسکو اور نئی باتون سی گمان کرنا ضلالت اور گمراہی ہی ۴۴
اور خروج دین سی اسواسطی کہ اسمین نہ راضی ہونا ہی ساتہ حکم اللہ اور اللہ کے
رسول کے اور اعتراض کرنا ہے اوپر شارع کے نعوذ باللہ منہا اسواسطے
کہ اللہ تعالی تو فرماتا ہی وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم
عنہ فانتہوا اور یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی
ونصلہ جہنم اور حضرت صلعم فرماتی ہین لا تجتمع امتی علی الضلالۃ
اور اتبعوا السواد الاعظم اور یہ شخص منکر وجوب تقلید معین مذہب
واحد کا منکر اسکا ہی تیسری وجہ یہ ہی کہ مانا ہمنی کہ وجوب تقلید معین

نئی نئی باتون سی ہی یعنی اس بات کی کہ صحابہ اور تابعین کی زمانہ مین نہتا
مگر جو بات کہ صحابہ اور تابعین کی زمانہ مین ہوا اوسکا بدعت سیئہ
ہونا غیر مسلم ہی اسواسطی کہ اصطلاح شرع مین بدعت اوسکو کہتی ہین جو آنحضرت
صلعم کی زمانہ مین نہتا اور اوسکے دو قسمین ہین ایک وہ جو مخالف ہو
کتاب و سنت اور اجماع امت اور قواعد کلیہ دین کی اوسکو بدعت سیئہ
کہتی ہین اور مرتکب اسکا عرف شرع مین بدعتی کہلاتا ہی اور مستحق ذم کا
ہوتا ہی اور دوسری وہ جو کسی قاعدہ وجوب یا استحباب یا اباحت
کی نیچی مندرج ہو اور مخالف کتاب و سنت کی نہ پڑی اوسکو بدعت
حسنہ کہتی ہین اور کرنیوالا اوسکا اہل شرع کی نزدیک بدعتی نہے
اور نہ مستحق ذم کا علامہ ابن اثیر نی جامع الاصول مین محدثات

الامور مالم یکن معروفا فی کتاب ولا سنة ولا اجماع
الابتداع اذا کان من الله سبحانه وحده فهو اخراج
الشئ من العدم الی الوجود وهو تکوین الاشیاء ولیس
ذلك الا الی الله تعالی فاما الابتداع من المخلوقین
فانکان فی خلاف ما امر الله به ورسوله فهو فی
حیز الذم والانکار وانکان واقعا تحت عموم
ما ندب الله الیه وخصّ علیه او رسوله فهو

فی خیر للمدح وان لم یکن مثاله موجوداً کنوع من الجود
والسخاء وفعل المعروف فهذا فعل من الافعال المحمودة
لم یکن الفاعل قد سبق الیه ولا یجوز ان یکون ذلک
فی خلاف ما ورد به الشرع اور کہا شیخ عز الدین بن عبد السلام
فی آخر کتاب قواعد میں البدعة اما واجبة کتعلم النحو
المفهم لکتاب الله وسنة رسول الله صلی الله علیه وسلم
وکتدوین اصول الفقه والکلام فی الجرح والتعدیل
واما محرمة کمذهب الجبریة والقدریة والمرجیة
والمجسمة والرد علی هؤلاء من البدع الواجبة لان
حفظ الشریعة من هذه البدع فرض کفایة واما
مندوبة کاحداث الربط والمدارس وغیرهما
مما کان احداثه لم یعهد فی الصدر الاول انتهی
مختصراً بقدر الحاجة یعنی بدعت یا واجب ہی جیسی سیکھنا نحو کا
جس سی سمجھ میں آوی کتاب الله اور سنت رسول الله اور جیسی تدوین اصول
فقہ کی اور کلام جرح اور تعدیل میں یا حرام ہی جیسی مذہب جبریہ اور قدریہ اور مرجیہ
اور مجسمہ کا اور رد انپر بدعات واجبہ سی ہی اسواسطی کہ محافظت شریعت کی ان بدعات سی
فرض کفایہ ہی یا مستحب ہی جیسی مہمان سرای مدرسون وغیرہ کا بنانا اون امورسی

جو نتہا حضرت کی زمانی مین پس غور کرو کہ جب واجب ہونا نفس
تقلید کا بموجب آیہ کریمہ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
کی اور واجب ہونا تقلید آئمہ اربعہ کا اس زمانہ مین بفحوای اتبعوا السواد
الاعظم اور سبیل مومنین اجماع محققین سی اور واجب ہونا تقلید ایک امام
معین کا ان چار مین سی ساتہ اتفاق علماء دین اور آئمہ مجتہدین کی
ثابت ہوا تو اب اسکو بدعت ٹھہرانا اور نئی نئی باتون سی قرار دینا
سوای اسبات کی کہ چھوڑ دینا ہے سواد اعظم اور سبیل مومنین کا
اور مستحق ہونا ہی دخول نار کا بموجب ومن یشاقق الرسول الآیہ
۴۷ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم
ومن شذ شذ فی النار کی اور کیا ہی جو تہی وجہ یہ ہے
کہ جو امر صحابہ اور تابعین کی زمانہ مین نہ تہا وہ اگر بدعت اور نئی نئی
باتون سی ہو تو خیریت قرن ثالث کی جو موجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم
کی مشہود لہا بالخیر مین سی ہی اور لا تجتمع امتی علی الضلالۃ کی کیا معنی
ہونگی اسواسطی کہ اس تقدیر پر جو امور کہ زمانہ تبع تابعین مین اور باجماع
امت اور زمانہ مین امور دین سی ہونگی وہ بسبب نہونی زمانہ صحابہ اور
تابعین مین بدعت ہونگی اور نئی نئی باتون سی وہو کما تری فانہ مما لا یتفوہ بہ العاقل البالغ

اور اگر یہ کہا جاوی کہ جب حضرت نی شہادت دی اونکی خیریت اور ابتدائے
تو اگرچہ وہ امور مجمع علیہا اونکی زمانہ صحابہ اور تابعین مین نتھی مگر داخل
سنت ہونگی بموجب فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ہم کہینگی یہی عین
ہمارا مدعا ہی اسواسطی کہ جب موافق فرمانی آنحضرت صلعم کی وہ امور
تبع تابعین اور مجمع علیہا امت مرحومہ کی خیر اور بہتر اور داخل سنت رسول اللہ
اور طریقہ خلفای راشدین ہوی گو یہ امور اونکی زمانہ مین نتھی تو یہ کہنا
باطل ہوا کہ جو امر صحابہ اور تابعین کی زمانی مین نہو وہ بدعت اور نئی نئی
باتون سی ہی کیونکہ مرجع اسکا اس تقدیر پہ یہ ہوا کہ جو امر خلاف قاعدہ
کلیہ دین کی ہو وہ بدعت ہی اور نئی نئی باتون سی ہی خواہ وہ کسی زمانہ مین
ہووے وہ امر جو خاص زمانہ صحابہ اور تابعین مین نتھا اور ہم بھی داخل
سنت اور طریقہ خلفاء راشدین نہین کہتی مگر اوس امر کو جو قاعدہ کلیہ
شرع کی نیچی داخل ہو خواہ کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ یا اجماع اور قیاس سے
اور واجب ہونا تقلید امام معین کا داخل ہی بیچ قواعد کلیہ شرع کی
اور بیچ سنت اور طریقہ خلفاء راشدین کی مثل تعلیم نحو اور رد اوپر فرقہ
ضالہ کی جیسا کہ سابق مین مفصلاً مدللاً معلوم ہو چکا پانچوین وجہ یہ ہی
کہ کلام آئندہ مین خود اس قائل نی کہا ہی کہ اجتہاد ائمہ اربعہ کا ایسا
جانتا ہون جیسا اجتہاد اصحاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ۴۸

اور یہ چارون امام بلکہ ساری مجتہد ہدایت پر اور ہماری پیشوا ہین اور اخیر
استفسار مین جو نظم لکھا ہے اوسمین کہتا ہی آئمہ مجتہدین کو کہ

جو مسائل کتاب و سنت سی	ہین نکالی اونہون نی فکرت سی
داخل سنت رسول ہین وہ	جان و دل سی ہمین قبول ہین وہ

پھر یہان اسکا یہ کہنا کہ جو بات صحابہ اور تابعین کی زمانہ مین نہو وہ
بدعت اور نئی نئی باتوسی ہی کیونکر صحیح ہوگا حالانکہ اجتہاد آئمہ مجتہدین کو
داخل سنت مانتا ہی اور جان و دل سی تسلیم اور قبول کرتا ہی اور حال یہ ہی
کہ اجتہاد آئمہ مجتہدین کا مطلقا زمانہ صحابہ اور تابعین مین نتھا اور اگر
یہ کہی کہ اجتہاد اور استنباط احکام کا حکم تو قرآن و حدیث سیے
ثابت ہی پس نئی نئی باتون سی نہوگا بخلاف تقلید معین کی تو ہم کہینگی
جس طرح حکم اجتہاد کا قرآن و حدیث سی ثابت ہے اسے طرح
تقلید امام معین کی بہی قرآن و حدیث سی ثابت ہی باتفاق آئمہ
مجتہدین اور اجماع امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی جیساکہ سابق مین
روایات صریحہ معتبرہ فقہا حنفیہ سی ہم نقل کرچکی اور آگی کو اور بہی روایات
مصرحہ علماء معتبرین اور ثقات مجتہدین کی آتی ہین انشاء اللہ تعالی
چہٹی وجہ یہ ہی کہ اگر قائل کی نزدیک بدعت کی یہی معنی ہین کہ جو امر
صحابہ کرام اور تابعین عظام کی زمانہ مین نہو بغیر کسی قید زائد کی

تو ہم کہینگی کہ یہ قول قائل کا کہ واجب جاننا تقلید معین مذہب واحد کا بدعت ہے
اور نئی نئی باتون سی ہی بدعت ہی اور نئی نئی باتون سی اسلیئی کہ نہ تہا
یہ قول قائل کا زمانہ صحابہ اور تابعین مین پس خوب واضح ہوگیا یہ امر
کہ تقلید امام معین کی بدعت اور نئی نئی باتون سی ہرگز نہین بلکہ واجب
موکد ہی کیونکہ مدار معرفت شریعت اور اختیار سنت اور طریقہ اصحاب کا
اسی پر ہی اور بدعت کہنا اسکو اور نئی نئی باتون سی ٹھہرانا باطل ہی اور مخالف
حکم اللہ اور اللہ کی رسول کی اور چھوڑ دینا ہی سنت رسول اللہ اور طریقہ خلفاء
راشدین کا اللہ تعالی ہمکو اور سب مومنین کو راہ راست صراط مستقیم پر رکھی
اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور خلفاء راشدین کی
طریقی پر مرتی دم تک چلنی کی توفیق بخشی آمین ثم آمین اور وہ جو کہا ہی
کہ یہ وقت فساد کا ہی اگر ایسی وقت مین تقلید شخصی کو ترک کرکی جو حدیثین
کہ جناب امام ابوحنیفہ رض کو نہ ملین یا اونکی وقت مین صحت کو نہ پہنچین
اوس پر عمل کریگا تو مصداق اس حدیث کا ہوگا کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر الخ کلام ہی بی معنی اسواسطی کہ وہ حدیثین جنکو
کہتا ہی کہ امام صاحب کو نہ ملین یا اونکی وقت مین صحت کو نہ پہنچین وہ دو
حال سی خالی نہین یا تو وہ احادیث احکام ہین یا احادیث احکام نہین
پس اگر وہ احادیث احکام نہین ہین تو انمین ہمارا کلام ہی نہین اسواسطی

کہ اونسی عمل متعلق ہوتا ہے اور اگر وہ احادیث احکام ہین تو اونکی نہ ملنی
اور صحت کو نہ پہنچنی کی کوئی معنی نہین اسواسطی کہ احاطہ نصوص واحادیث
احکام منجملہ شرائط اجتہاد سی ہی کما صرح فی عقد الجید اور اجتہاد امام صاحب
بلکہ ائمہ اربعہ اور اونکی سوا اکا بھی قائل کی نزدیک مسلم الثبوت ہی
جیساکہ عنقریب آتی ہی تصریح اسکی اوسکی عبارت سی پس یہ کیونکر
ہوسکتا ہی کہ احادیث احکام امام صاحب کو نہ ملی ہون اور صحت کو
نہ پہنچی ہون اور عجب بات ہی کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جنکی حق مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم لو کان العلم عند الثریا لبلغہ رجل من ابناء
فارس اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جنکی سب الخلق کلہم عیال
ابیحنیفہ فی الفقہ فرماوین اور تمام عالم جنکی شمع اجتہاد سے
منور اور روشن اور امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی فروغ ہدایت سی
صراط مستقیم کی چلنی والی ہو اور مشرق سی مغرب تک جنکی اجتہاد اور
تقلید کا سکہ جاری ہو اور جنکی تحقیق کی سامنی عالم کی مجتہد زانو ادب
نہ کرتی ہون اور باا ینہمہ قرون مشہود لہا بالخیر سی ہون بموجب
حدیث صحیح خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم کے
اونکو تو وہ حدیث نہ ملی اور قائل کو یا اور کسی ناکس کو اس زمانہ مین سے
وہ حدیث ملی اور اوسکی نزدیک صحت کو پہنچی اور وہ اوسکی مرتبہ تحقیق کو

پالیوی باوجود ہونی اس زمانہ کی زمانہ فتنہ اور فساد اور غلبہ تہی
اور اتباع اہوا کے انصاف شرط ہے اور دیانت غور تو کرو زمانہ
سابق مین متبعین آئمہ مجتہدین سی بڑی بڑی متجر فی المذہب اور مجتہد
فی المسائل اور اصحاب ترجیح اتباع امام صاحب جیسی امام ابو یوسف اور
امام محمد اور امام زفر اور حسن بن زیاد وغیرہم اور بہی اتباع امام
شافعی وغیرہ سی گذری جنکو حاصل تہا مایہ تحقیق حدیث اور تمیز صحت و سقم
اور نسخ و تاویل انہون نی تو کبہی دعوی اس امر کا نہین کیا کہ ہمکو وہ حدیث
ملی جو امام کو نہین پہنچی تہی اور کبہی فتوی خلاف قول امام کی نہین دیا جیسا کہ
عنقریب آتا ہی نقلا عن شامی و لوالجیہ و حاوی قدسی وغیرہما اور جب کہ وقت
مجتہدین اصحاب امام ابو حنیفہ وغیرہ کا یہ حال ہو تو پہر اس حفاز ناس کا
کیا منہ ہی جو اس امر کا مدعی ہو استغفر اللہ چہوٹا منہ بڑی بات ہی اور جسطرح
اصحاب امام ابو حنیفہ سی انکار مخالفت منقول ہی اسیطرح اصحاب امام
مالک رحمہ سی منقول ہی کہ ایک بڑی تلمیذ خاص انکی یحیی بن یحیی جو جامع ہین
موطا انکی کی اور ممتاز ہین درمیان تلامذہ انکی کی ساتہ کثرت
ورع اور قوت اجتہادی کی اور باوصف اسبابات کی کہ اوس
زمانہ مین تقلید مجتہدین کی بحیثیت قرب زمانہ صحابہ کی بہت مروج
نہین ہوئی تہی ہرگز مخالفت امام مالک رح کی نہین کرتی تہی البتہ جہان

مسائل مین مخالف اونکی تھی تو تمامی علماء مغرب اونپر طعنہ کرتی تھی اور خلاف اونکی عمل کرنی کو عیب سمجھتی تھی چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نی بستان المحدثین مین اسکو نقل کیا ہی اور جبکہ منحصر ہوا طریق اتباع سنت اور معرفت شریعت کا بیچ تقلید امام معین کی غیر مجتہد کیواسطی ثواب جو کوئی کہ اتباع کری ایک کا آئمہ مجتہدین مین سی اس زمانہ مین کہ زمانہ ہی فتنہ و فساد کا موافق فرمانی اللہ اور اللہ کی رسول کی اور صبر کری اوپر طعن لوگونکی اور نہ پرواہ کری اونکی ملامت کی تو پاویگا وہ ثواب سو شہیدونکا اور ہوگا مصداق حدیث **من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهيد** کا **قوله** سائل عرض کرتا ہی کہ ان آیات و احادیث مذکورہ بالاسی جو تاکید اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو اخذ حدیث اور آثار صحابہ مین تہا معلوم ہو چکا اب اور سنو کہ کتاب مدخل مین ہی سند صحیح سی کہ روایت کی عبد اللہ بن مبارک نی کہ سنا مینی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سی کہ کہتی تھے الخ اقول راقم الحروف کہتا ہی کہ بتصریح روایات مقبولہ منقولہ سابق سی جنکا ماخذ آیات و احادیث ہین واجب ہونا تقلید امام معین مذہب واحد کا ساتھ اتفاق علمای ثقات خصوصاً فقہاء حنفیہ کے اور انحصار وجوب اتباع آئمہ اربعہ کا اس زمانہ مین اجماع محققین

ونقل انه قال اذا ... الحديث فهو مذ...

امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور تصریحات عدم جواز عمل بالحدیث والآثار
اور ممانعت تقلید صحابہ کرام حق عوام مین اجماعًا اور متبعین شریعت طالبین
راہ سنت صاحب انصاف دور از اعتساف کی خوب واضح ہو چکا اب
ہر چند کہ یہ نقول منقولہ اور اقوال مقبولہ متفق علیہا جیسا کہ امور مسئولہ سابقہ
سائل کی جواب شافی ہین اسیطرح اون عبارات و اقوال کی بہی جو نقل
کیے ہین جنسے استفسار تک جواب کافی اور وافی ہین بادنی توجہ
لیکن پہر بہی واسطے فہم عام اور رفع اوہام کی تنبیہًا اوسکی طرف اشارہ کرتی
ہین تو جاننا چاہیے کہ یہ فرمانا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہ حدیث صحیح
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سر اور آنکہون پر ہی اور وہی مذہب میرا ہے ۵۴
اور اختیار کرینگی ہم آثار صحیحہ صحابہ کو اور ایسا ہی اور اماموں کا کہنا جیسا کہ
نقل کیا اوسکو سائل نے مدخل اور روضۃ العلما سے روایات مذکورۃ الصدر
امام کے منافی نہین اسواسطی کہ حکم جواز عمل بالحدیث اور اختیار آثار
صحابہ کا نہین کیا امام نے مگر بشرط تحقیق صحت کی اور تحقیق صحت و
سقم کی نہین ہے مگر شان مجتہد کی ولو فی البعض اسواسطی کہ حصول علم یا
ظن بالیقین ساتہ حکم مستنبط کے بغیر تحقیق صحت اور تعین تاویل
اور رفع نسخ اور عدم معارض کی نہین ہو سکتا اور یہ خاص ہے
ساتہ مجتہد کے باجماع امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین حاصل ہوسکتا

مقلد کو بلکہ منعقد ہوا ہے اجماع اوپر وجوب تقلید غیر مجتہد کی کما قال
المولوی فی الحاشیۃ علی الخیالی فثبت ان تحصیل الیقین
من الامارات خاص بالمجتہد لانعقاد الاجماع
بوجوب العمل فی حقہ بخلاف المقلد فان ظنہ
لا یفضی الی علم لعدم انعقاد الاجماع لوجوب العمل
فی حقہ بل انعقد علی خلافہ انتہی پس معلوم ہوا کہ یہ قول
امام صاحب کا اور اسیطرح اور ائمہ کا مطلقا ہر شخص کی حق مین
نہین ہی بلکہ خاص مجتہد کیواسطی ہے جیسا کہ بتصریح اسکی سید
سمہودی نی ناقلا عن الصیدلانی وکاد ابن حزم یدعی
الاجماع علی النہی عن التقلید مطلقا وحکی ذلک من
کلام الشافعی ومالک وغیرہما قال ولم یزل الشافعی
فی جمیع کتبہ ینہی عن تقلیدہ وتقلید غیرہ ہکذا
رواہ المزنی عنہ وقال الصیدلانی انما نہی الشافعی
عن التقلید لمن بلغ رتبۃ الاجتہاد فامامن قصر
عنہا فلیس لہ الا التقلید یعنی دعوی کیا ابن حزم نی اجماع کا
اوپر منع تقلید کی مطلقا اور منقول ہی یہ شافعی اور مالک
وغیرہما سی کہا ہمیشہ منع کرتی رہی شافعی رح اپنی سب کتابون مین

تصفیہ اپنی اور دوسرے کی سی اسطرح روایت کیا مزنی نی شافعی رح سے
اور کہا شیدلانی نی نہین منع کیا شافعی نی تقلید سی مگر واسطی
اوس شخص کی کہ پہنچا ہو رتبہ اجتہاد کو اور پر وہ جو نہ پہنچا ہو رتبہ اجتہاد کو
تو نہین ہی واسطی اوسکی مگر تقلید اور عنقریب آتی ہی اور تصریح اسکی کلام
شاہصاحب کی سی کہ حکم جواز عمل بالحدیث اور اخذ بالآثار کا نہین ہی مگر واسطی
مجتہد کی انشاء اللہ تعالی فانتظر پس جبکہ ہوا یہ قول امام کا مگر حق مجتہدین
تو جس شخص نی کہ عمل کیا حدیث پر یا آثار صحابہ پر باوجود نہ پہنچنی اوسکی کی
رتبہ اجتہاد کو اور بدون حاصل ہونی تمیز صحت وسقم اور نسخ وتاویل کی
تو وہ شخص نکل گیا مذہب امام سی کہ امام کا کہنا نہ مانا اور نہ نصیب ہوا
عمل بالحدیث سی بہی موافق اس قول کی اسلیی کہ جو طریق اوسکی حق مین
حضرت نی عمل بالحدیث کا فرمایا ہی کہ وہ اتباع کرنا ہی مجتہد کا اوس
طریق سی اوسنی اعراض کیا اور امتثال عمل بالحدیث کا ساتہ اوس طریق کی کیا
نہ وہ شخص کہ جسنی نہ عمل کیا حدیث اور آثار صحابہ پر موافق اپنی رای اور فہم کی
تا حصول ملکہ اجتہاد اور تمیز صحت وسقم کی بلکہ اتباع کیا اوسنی مجتہد کا
اوس سی سوال کرکی پس ساقط ہو گیا اس تحقیق سی وہ قول بہی جو کہا ہے
حاشیہ مین کہ حضرت کی حدیث پر عمل کرنی کی واسطی سند پکڑنا حضرت ابو حنیفہ
یا اور کسی بزرگ کی قول کو اولٹا معاملہ ہی اور نہایت ہی بیجا ہی کیونکہ کسیکی

تقلید کی واسطی سند اور اجازت چاہیی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نہ حضرت کی اتباع کی واسطی اجازت کسی اور بزرگ کی کیونکہ تمام اُن
رسو اسطی کہ حضرت کی حدیث پر عمل کرنی کی واسطی امام ابوحنیفہ یا اور کسی
بزرگ کی سند نہ پکڑنا کام ہی مجتہد کا اور وہی مامور ہی ساتہ اس
امر کی نہ مقلد صرف اور حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ یا اور کسی بزرگ کے
اتباع اور تقلید کی واجب ہونی کی واسطی اور بالذات بلا واسطہ کسی
مجتہد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تقلید صحابہ کی ممانعت کی لیی
عوام کی حق مین بجہت عذر کی تو سند اللہ اور اللہ کی رسول کا کلام ہی
اور اجازت کہ واجب کیا اللہ جل شانہ نی بموجب فاسئلوا اہل الذکر
ان کنتم لا تعلمون و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی
الامر منکم کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہ امر اتبعوا
السواد الاعظم و لا یجتمع امتی علی الضلالۃ کی چنانچہ باب مین
اسکی تفصیل معلوم ہو چکی اور وہ جو صاحب مقامات مظہری نی کہا ہی
کہ کسینی علماء امت سی احاطہ جمیع احادیث کا نہین کیا ہی مراد اس سی
عام ہی احادیث مستفیضہ احکام ضروریہ کی ہون یا سوا اسکی اسواسطی
کہ نصوص احادیث احکام ضروریہ شرائط اجتہاد سی ہی احاطہ انکا ہر مجتہد مین
صحابہ سی ہو یا ائمہ مجتہدین سی ضروری ہی کہا سبق تحقیقہ اور بیشک افراد

ست پیغمبر کا ہی اتباع واجب ہی مگر بسبب اس بات کی کہ سمجھنا اوسکی
کلام کا اور نکالنا احکام کا اوس سی ہر ایک کا کام نہین ہی غیر مجتہد کو
حکم وجوب اتباع آئمہ کا کیا گیا اور اسپر اجماع منعقد ہوا اور بسبب
غلبہ تشہی اور اتباع اہوا اور لزوم استخفاف آئمہ مجتہدین او تلاعب
فی الدین کی ایک کی تقلید واجب ہوئی اور تقلید امام معین سی عدم اتباع
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ترک عمل بالحدیث نہین لازم آتا اور اسکی
طرف اشارہ کیا صاحب مقامات مظہری نی رسالہ اس قول کی وہر کہ
میگوید عمل بالحدیث از مذہب امام برمی آرد اگر برہانی برین دعوی دارد
بیارد یعنی جو شخص کہتا ہی کہ حدیث پر عمل کرنا مذہب امام سی خارج کردیتا ہے
اور مذہب امام مین عمل بالحدیث نہین ہی دعوی بلا برہان ہی اگر
کوئی دلیل رکھتا ہو لاوی اسواسطی کہ مقلد امام دو حال سی خالی نہین یا مجتہد
فی الجملہ ہوگا یا مقلد صرف اگر مجتہد فی الجملہ ہی تو اوسکا عامل بالحدیث ہونا
ظاہر ہی کہ امام صاحب نی اوس مسئلہ خاص مین اپنی تقلید اوسپر واجب نہین
کی اور اگر مقلد صرف ہی تو اس صورت مین جو عمل بالحدیث کی معنی اوسکی حق مین
وہ صادق ہین یعنی عمل کرنا پوچھکر کسی مجتہد سے حکم رسول اللہ صلعم کا اور وہ بیان
متحقق ہی البتہ اگر مقلد صرف نی عمل کیا اوپر حدیث کی موافق مجرد فہم
اور رای اپنی کی کہ نہین ہی اعتبار اسکی فہم کا عند الشرع تو یہ عمل بالحدیث

خارج کردیگا اوسکو مذہب امام سے اسواسطی کہ امام کی نزدیک واجب تھا
اوسپر عمل کرنا اوپر قول امام کی موافق حکم اللہ تعالی کی اور یہی خارج کردیگا
اوسکو عمل بالحدیث سی اسلیے کہ نہتا اسکو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ
عمل بالحدیث کی مگر یہ جہکر مجتہد سی اور جبکہ چھوڑ دیا اسنی قول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ساتھ ترک کرنی قول امام کی تو محروم ہوا عمل بالحدیث سی اور نکل گیا
مذہب امام سے اور مرتکب ہوا امر محرم کا اسواسطی کہ ترک واجب کا حرام
ہی اور اسیطرح کلام مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کا جسکو سائل نی نقل کیا ہی
تفسیر عزیزی اور بستان المحدثین سی جسکا حاصل یہ ہی کہ عالم پر فرض ہی
کہ موافق اپنی علم کی عمل کری اور عامی پر فرض ہی کہ تقلید اور ظن پر اکتفا
نکری بلکہ تحصیل یقین کا ارادہ کری اور حال دوسری صدی کا کہ اوس
زمانہ میں تقلید ساتھ ایک مذہب کی رایج نہتی انہی موافق ہی تحقیق
سابق کی اسواسطی کہ مراد عالم سی مجتہد ہی ولو فی الجملہ اور بیشک فرض ہی
اوسپر عمل کرنا موافق فہم اپنی کی کما نقلنا سابقا علیہ الاجماع من کلام
المولوی وغیرہ اور بلاشبہ عامی پر واجب ہی قصد تحصیل یقین کا مگر ساتھ
تقلید ایک مذہب معین کی یہانتک کہ پہنچی مرتبہ اجتہاد کو اور رہا کلام مولانا
شاہ ولی اللہ صاحب کی سی جو عقد الجید میں ہی لکہ چکی کہ مائۃ اولی اور ثانیہ
میں تقلید شخصی واجب نہتی اور بعد مائتین کی اختیار کرنا تقلید ایک

مذہب خاص کا واجب ہوا اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود
جواب سوالات عشرہ مین فرماتی ہین کہ عمل کرنا مذہب غیر پر تین صورتون مین
جائز ہین ایک تو یہ کہ دلائل کتاب و سنت اوسکی نظر مین مسئلہ مذہب شافعی
کو ترجیح دی تو دوسری یہ کہ کسی تنگی مین مبتلا ہو کہ بدون اتباع مذہب
شافعی کی چارہ ہی نہو تیسری یہ کہ کوئی شخص متقی ہوا اور اوسکو عمل مین
احتیاط منظور ہوا اور احتیاط مذہب شافعی مین پاوی اور ان تینون
صورتون مین بھی یہ شرط ہی کہ تلفیق مین مبتلا نہو جاوی یعنی
دو مذہبون یا اکثر پر عمل کرنی سے ایسی صورت متحقق نہو کہ کسی
مذہب مین جائز نہو جیسی فصد کو ناقض وضوء جانی اور پھر اوسے
وضو سے امام کی پیچھے بغیر قراۃ فاتحہ کی نماز ادا کری کہ کسی مذہب مین نہوگی ٦٠
وضو بنا بر مذہب حنفی کی باطل ہوگا اور نماز بنا بر مذہب شافعی کی
اور اگر سوای تین وجہونکی اقتدای حنفی کو چھوڑ کر اقتدا شافعی کی کی
یا کسی اور کی تو مکروہ تحریمی ہی قریب بحرام اسواسطی کہ یہ لہو و لعب ہی
دین مین اور عبارت اونکی یہ ہی اگر حنفی المذہب بر مذہب شافعی عمل نماید
در بعض احکام یکی از سہ وجہ جایز است اول اینکہ دلائل کتاب و سنت
در نظر او در ان مسئلہ مذہب شافعی را ترجیح دہد دوم اینکہ در ضیقی
مبتلا شود کہ گذارہ بدون اتباع مذہب شافعی نماند سوم اینکہ شخصی باشد

صاحب تقوی را او را عمل باحتیاط نظر افتد و احتیاط در مذہب شافعی
باید لیکن درین ہر سہ وجہ شرط دیگر ہم ہست و این است کہ تلفیق واقع نہ شود
یعنی بسبب ترکیب صوری متحقق شود کہ در ہر دو مذہب روا نباشد
مانند آنکہ عضو را ناقص وضو نداند باز ہمان وضو نماز عقب امام بی قراۃ
فاتحہ بگزارد کہ در ہیچ مذہب روا نباشد و وضو بر مذہب حنفی باطل
گشت و نماز بر مذہب شافعی و اگر بسوای این وجوہ ثلثہ ترک اقتدای
حنفی نمودہ اقتدای شافعی نماید یا ہیچ کس مکروہ قریب بحرام است
زیرا کہ لعب است در دین انتہی مختصراً بقدر الحاجت اور وہ جو کہا کہ شاہ
ولی اللہ نے لکھا ہے حجۃ اللہ البالغہ کی صفحہ ۱۵۰ میں کہ لوگ چوتھی صدی تک
ایک مذہب خالص کی تقلید پر نہ تھے حال اوسکا یہ ہے کہ جناب شاہ صاحب رحمہ اللہ علیہ
صفحہ مذکور میں پہلی کلام ابو طالب مکی کا قوت القلوب سے لم یکن الناس
قدیما علی ذلک فی القرنین الاول والثانی تک نقل کرکے
فرماتے ہیں اقول وبعد المائتین حدث فیہم شئ من التخریج
غیر ان اہل المائۃ الرابعۃ لم یکونوا مجتمعین علی التقلید
الخالص علی مذہب واحد اور اپنی رسالہ انصاف
فی بیان سبب الاختلاف میں فرماتے ہیں اعلم ان الناس
کانوا فی المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجتمعین علی التقلید

لمذهب واحد بعينه وبعد المائتين ظهر فيهم
التمذهب للمجتهدين باعيانهم وقل من كان لا يعتمد
على مذهب مجتهد بعينه وكان هذا هو الواجب
فی ذلك الزمان انتهی مختصراً الی حجة الله البالغہ مین فرمایا
کہ اہل مائۃ رابعہ نہ تھی مجتمع اوپر تقلید خالص مذہب واحد کی اور اس
رسالہ مین کہا کہ مائۃ اولی اور ثانیہ مین لوگ مجتمع نہ تھی اوپر تقلید
ایک مذہب معین کی اور ان دونون کلامون مین تدافع ظاہر ہی مگر
تطبیق ممکن ہی بایطور کہ کہا جاوی عدم اجتماع اہل مائۃ اولی اور ثانیہ کا
اوپر تقلید ایک مذہب معین کی محمول ہی اوپر قلت اختیار تقلید مذہب معین اور
کثرت عدم تعیین کی بسبب قرب زمانہ صحابہ کی اور ہی بسبب عدم غلبہ تشتی
اور اتباع اہوا کی اور عدم اجتماع اہل مائۃ رابعہ کا اوپر تقلید خالص
ایک مذہب معین کی بالعکس یعنی محمول ہی اوپر قلت اور شذوذ عدم
اختیار تعیین اور کثرت اختیار تقلید مذہب معین کی جیسا کہ دلالت
کرتا ہی اسپر کلام شاہ صاحب کا وقل من کان لا یعتمد علی مذہب
مجتہد بعینہ تو اس کلام سی یہ کیونکر معلوم ہوا کہ اب اس
زمانہ مین تقلید مذہب واحد معین کی واجب نہین ہی بلکہ رسالہ مین
تو خود شاہ صاحب رح بتصریح کرتی ہین کہ بعد مائتین کی اونمین 62

اختیار کرنا مذہب واحد مجتہد معین کا ظاہر ہوا اور یہی واجب تھا
اوس زمانہ میں تو پھر اس زمانہ میں تو بدرجہ اولی تقلید ایک مذہب
واحد معین کی واجب ہو گی اسواسطی کہ یہ زمانہ تو فتنہ و فساد اور
غلبہ نفسی اور اتباع اہوا کا ہی وسیجیئی المزید علی ہذا انشاء اللہ تعالی اور عقد الجید
میں وہ عبارت جسکا ترجمہ سائل نی یہ کیا ہی کہ اگلی پچھلی علما کا معمول
رہا عمل کرنا اور فتوی دینا سب مذہبوں پر بدون التزام مذہب معین کی
اور چاروں مذہب کی مفتیوں کا اتفاق ہی اس امر پر انہی راقم الحروف نے
کہیں نہیں پایا البتہ اس کتاب میں چند جگہ پر عبارت ایسے واقع ہی جو
بظاہر موہم اس معنی کی ہیں اور واقع میں اونکی وہ معنی نہیں ہیں اول
تو باب تاکید الاخذ بہذہ المذاہب الاربعۃ میں قول ابن حزم کا
وقد صح اجماع الصحابۃ کلہم اولہم عن اخرہم
واجماع التابعین اولہم عن اخرہم واجماع تبع التابعین
اولہم عن اخرہم علی الامتناع والمنع من ان یقصد
احد الی قول انسان منہم او ممن قبلہ فیاخذہ کلہ الخ
دوسری اسی صفحہ میں قول شیخ عز الدین بن عبد السلام کا ولم یزل
الناس یسألون من اتفق من العلماء من غیر تقیید
بمذہب ولا انکار علی احد من السائلین الخ تیسری فصل تحر

اور عقد الجید میں
کا اگلی پچھلی علما کا معمول
رہا عمل کرنا اور فتوی
دینا سب مذہبوں پر
بدون التزام
مذہب معین کے
اور چاروں مذہب کے
مفتیوں کا اتفاق
بھی اس امر پر ۱۲

فی المذہب ہین وہو الذی انعقد علیہ الاتفاق من مفتی
المذاہب الاربعۃ من المتاخرین چوتھی باب وصایا الائمۃ
مین ثم نقل عن جماعۃ عظیمۃ من علماء المذہب انہم
کانوا یعلمون ویفتون بالمذاہب من غیر التزام
مذہب معین من زمن اصحاب المذاہب الی زمانہ
علی وجہ یقتضی کلامہ ان ذلک امر لم یزل العلماء
علیہ قدیما وحدیثا حتی صار بمنزلۃ المتفق علیہ انتہی
سوال کا حال یہی کہ رد کیا اوسکو جناب شاہ صاحب نی اس کتاب مین
اور بھی رسالہ انصاف مین اور حجۃ اللہ البالغہ مین کہ یہ کلام تمام غیر مین
ہی مگر حق مجتہد مین اور دوسری عبارت کا بھی علی ہذا القیاس یہی
حال ہی کہ وہ بھی محمول ہی حق مجتہد مین جیساکہ کہا شاہ صاحب نی بعد جواب
کلام ابن حزم کی وہذا ہو الذی اشار الیہ الشیخ عز الدین
بن عبد السلام اور اسیطرح تیسری عبارت بھی مجتہد کی شان مین ہی
یعنی متبحر فی المذہب کی جواز عمل بمخالف مذہبہ مین اسواسطی کہ اوپر اوسکی
اختلاف بیان کیا ہے پھر اتفاق نقل کیا ہے اور حاصل تقریر من عبارۃ
یہی اذا اراد ہذا المتبحر فی المذہب ان یعمل فی مسئلۃ
خلاف مذہب امامہ مقلدا فیہا لامام اخر

هل يجوز له ذلك اختلفوا فيه فمنعه الغزالي وشرذمة
وذهب الاكثرون الى جوازه وهو الذي انعقد عليه
الاتفاق من مفتي المذاهب الاربعة من المتاخرين اور جو یہی
عبارت کا حال یہ ہی کہ اولا تو یہ کلام شعرانی کا نہین دلالت
کرتا ہی اوپر اس بات کی کہ یہ حکم یعنی عمل کرنا اور فتوی دینا ساتھ
مذاہب کی بغیر التزام تعیین کی حق مقلدین صرف مین ہی بس محتمل ہی
کہ جس جماعت عظیمہ علمانی عمل کرنا اور فتوی دینا اوپر مذاہب مختلفہ کی
بغیر تعیین کی اختیار کیا تھا وہ مجتہد فی المذہب و فی بعض المسائل
ہون بلکہ ظاہر یہی ہی اسواسطی کہ شیخ شعرانی اپنی میزان مین اسکی
تصریح فرماتی ہین کہ جو شخص مرتبہ اجتہاد کو نہ پہنچا ہوا وسپر تقلید ایک
مذہب معین کی واجب ہی فان قلت فهل يجب على المحجوب
عن الاطلاع على العين الاولى للشريعة التقيد بمذهب
معين فالجواب نعم يجب عليه ذلك لئلا يضل في
نفسه ويضل غيره یعنی اگر کہی تو کیا واجب ہی اوس شخص پر
جو محجوب ہو اطلاع سی اوپر چشمہ اولی شریعت کی مقید ہونا ساتھ
مذہب معین کی تو جواب یہ ہی کہ ہان واجب ہی اوسپر مقید ہونا
ساتھ ایک مذہب معین کی تاکہ نہ گمراہ ہوجاوی خود اور گمراہ کردی

غیرہ نکو وقت مرسا بقا اور ثانیا یہ کہ اصطلاح فقہا اور اصولیین مین
مفتی حقیقۃ مجتہد ہوتا ہی اور جو عالم صرف ناقل فتوی کا ہی مفتی حقیقۃ نہین
جیسا کہ کہا علامہ ابن ہمام نی فتح القدیر مین واعلم ان ما ذکر
فی القاضی معتبر فی المفتی فلا یفتی الا المجتہد وقد
استقر رای الاصولیین علی ان المفتی ہو المجتہد واما غیر المجتہد ممن
یحفظ اقوال المجتہد فلیس بمفت فالواجب علیہ اذا
سئل ان یذکر قول المجتہد کابی حنیفۃ علی سبیل
الحکایۃ فعرف ان مایکون فی زماننا من فتوی
الموجودین لیس بفتوی بل ہو نقل کلام المفتی لیاخذ 66
بہ المستفتی یعنی جانو کہ جو مذکور ہوا بیچ حق قاضی کی معتبر ہی مفتی
مین پس فتوی نہ دیگا مگر مجتہد اور تحقیق ٹھہری ہی رای اصولیونکی
اوپر اس امر کی کہ مفتی مجتہد ہی ہی ایپر غیر مجتہد اور ہین سی جو حافظ ہے
اقوال مجتہدین کا پس وہ مفتی نہین تو واجب ہی اوپر اوسکی جس وقت
سوال کیا جاوی یہ کہ ذکر کری قول مجتہد جیسی ابوحنیفہ رح کا حکایت کے
طور پر پس معلوم ہوا کہ یہ جو ہماری زمانی مین فتوی علما موجودین کا ہوتا ہے
وہ فتوی نہین ہی بلکہ نقل کرنا ہی کلام مفتی کا تو کہ عمل کری اوسپر مستفتی
انتہی ترجمۃ پس وہ جماعت عظیمہ فتوی دینی والی ہونگی مگر مجتہد

اور ثالثاً یہ کہ یہ نقل شیخ شعرانی کی مخالف ہی نقول مقبولہ ثقات مجتہدین
اور اکثر علماء معتبرین کی معلوم نہین کہ علما کو انسی مذہب کی امر منقول
شعرانی نقل کرتی ہی تمام اصحاب امام ابوحنیفہ رح اور اتباع اونکی جو
مجتہد فی المذہب اور مجتہد فی المسائل ہین جیسی امام ابو یوسف اور امام
محمدؒ اور زفر اور حسن بن زیاد وغیرہ ہم تو قسمین شدید اور غلیظ کہاتی
ہین اسبات پر کہ ہم ہرگز فتویٰ خلاف قول امام ابوحنیفہ رح کی نہین دیتی
ہین اور جو قول ہمارا ظاہر مین قول امام سی مخالف ہو تو وہ حقیقت مین
قول ہی امام ابوحنیفہ ہی کا اور ہمکو اجازت ہی اونکی کہ جو قول میرا تمکو
پسند ہو وہ اختیار کر لو اور جو قول تمہاری فہم و درایت مین ناپسند ہو
اوسکو چھوڑ دو تو اسلیے کوئی قول ہمارا قول مختار امام کی خلاف ہوتا ہی
اور فی الحقیقت وہ اتباع ہی امام ہی کا چنانچہ فتاوی ولوالجیہ اور حاوی
قدسی وغیرہ مین یہ مضمون مصرح ہی اور علامہ شامی حاشیہ درمختار مین
فرماتی ہین قال فی الولوالجیۃ من کتاب الجنایات قال ابو یوسف
ما قلت قولا خالفت فیہ ابا حنیفۃ الا قولا قد کان
قالہ وروی عن زفر انہ قال ما خالفت ابا حنیفۃ
فی شئ الا قد قالہ ثم رجع عنہ فہذا اشارۃ الی انہم
ما سلکوا طریق الخلاف بل قالوا ما قالوا عن

اجتهاد ورای اتباع علما فانه استاذهم ابو حنیفة
وفی آخر الحاوی القدسی واذا اخذ بقول واحد منهم
یعلم قطعا انه یکون به اخذا بقول ابی حنیفة فانه
روی عن جمیع اصحابه من الکبار کابی یوسف
ومحمد وزفر والحسن بن زیاد انهم قالوا ما قلنا فی
مسئلة قولا الا وهو روایتنا عن ابی حنیفة واقسموا
علیه ایمانا غلاظا فاذن لم یتحقق فی الفقه جواب ولا
مذهب الا له کیفما کان وما نسب الی غیره الا
بطریق المجاز للموافقة الخ اور اسیطرح عدم مخالفت اپنی امام کی ٦٨
اصحاب امام مالک رح سی بهی منقول ہی کما مر سابقا اور امام شافعی رح
کی اتباع سی ہی کما سیجیئ نقلا عن امام الحرمین وابن
السمعانی والغزالی والهواسی وغیرهم من الائمة
قالوا لتلامذتهم یجب علیکم التقلید بمذهب
امامکم الشافعی ولا عذر لکم الخ ان شاء الله تعالی
بلکه حضرت شاہصاحب رحمة الله علیه تو اسی کتاب مین قول امام
الهواسی ... جمع الجوامع سی نقل فرماتی ہین که قطعا واجب ہی عامی پر
که لازم پکڑی ایک مذہب معین کو اور نه کری اسکو واسطی مجرد تشهی کی

بلکہ اختیار کری ایک مذہب کو جو اسکی نزدیک راجح ہو یا مساوی غیر کی
نہ مرجوح کہ تقلید کری اوسکی ہر امر مین اور تصحیح اونکی یہ ہی وقطع
الکیاء الہواسی بانہ یجب علی العامی ان یلزم مذہبا
معینا واختار فی جمع الجوامع انہ یجب ذلک
ولا یفعلہ لمجرد التشہی بل یختار مذہبا یقلدہ
فی کل شئ یعتقدہ ارجح او مساویا لغیرہ لا
مرجوحا اور وہ جو کہا ہی کہ مسلم اور شرح مسلم اور تقریر اور مختصر الحصول
وغیرہ کتب اصول حنفیہ مین لکہا ہی ولم یوجب علی احد ان یتمذہب
بمذہب الخ علی التقدیر تسلیم صحت نقل اولاً تو یہ حکم حق مجتہد مین ہی
نہ لوفی الجملہ اور مراد لم یوجب علی احد سی علی احد ممن بلغ رتبۃ
الاجتہاد وہو من اہل الدرایۃ ہی اور ثانیاً یہ محمول ہے
اوپر اسبات کی کہ بالذات اللہ تعالی نی کسی پر کسی مذہب کا لازم کرنا
واجب نہین کیا مگر بجہت ایجاب سوال کی وقت لاعلمی کی فاسئلوا
اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون سی اور بسبب لزوم استخفاف
ائمہ مجتہدین وتلاعب فی الدین بواسطہ غلبہ تشہی علی النفوس کی التزام
مذہب واحد امام معین کا واجب ہوا کما مر اور یہی معنی سابق
مین واجب ہونا تقلید کا اور وجوب تقلید مذہب واحد امام معین کا

٦٩

ہدایہ اور فتح القدیر اور درمختار اور تشنیع الفقہاء الحنفیہ اور رسالہ انصاف
فی بیان سبب الاختلاف اور اصول علامہ خیر الدین ابو الفتح بغدادی اور عقد الجید
اور مسلم الثبوت اور مولوی اور بدیع الاصول اور رسالہ معمولہ فی جواز الاقتدا
بالمخالف مذہبا لملا علی قاری اور قول السدید اور نہایۃ الوصول الی علم الاصول
اور میزان شعرانی اور کلام مولانا شاہ رفیع الدین صاحب سی مفصلا لکہ چکی
اور سوا اسکی عالمگیریہ اور فتاوی قاضی خان اور فتاوی حمادیہ اور ترجیح
ناقلا عن الحاوی اور ذخیرہ اور کشف اور شرح طحطاوی اور جواہر الفتاوی
اور نہر الفائق شرح کنز الدقائق اور تحریر اور منتخب الحصول اور تقریر اور اصول
ابن حاجب وغیرہ تمامی کتب معتبرہ فقہ اور اصول حنفیہ مین مصرح موجود ہے
جسکا جی چاہی دیکہ لیوی بشرط انصاف اسبات کی کہ وہ روایات
جو حق مجتہد مین ہین اونکو کہین حق عامی یا عالم ترجمہ شناس آیات و
احادیث مین نہ سمجہ لیوی اور جہان کہین فقہای حنفیہ سی لکہا ہی یا کوئی
روایت کتب حنفیہ مین اس مضمون کی ہی کہ تقلید واجب نہین مراد
اوس سی مجتہد پر ہی نہ عامی یا عالم غیر مجتہد پر چنانچہ تصریح اسکی عقد الجید
اور رسالہ انصاف وغیرہ سی ہمنی نقل کر دیا اور اسیطرح حجۃ اللہ البالغہ
مین ہی جہان کلام ابن حزم کا جواب دیا ہی اور کلام عز الدین
بن عبد السلام کا نقل کیا ہی اور سوای اسکی جابجا اور کتب معتبرہ اصول

حنفی ہین تصریح اسکی موجود ہی اور ہر چند کہ بعد اتنی روایات منقولہ کے
کتب مقبولہ سی اب اور حاجت نقل روایت کی نرہی لیکن واسطی زیادت
تاکید کی اکابر صوفیہ کرام اور فقہاء عظام حنفیہ اور شافعیہ کے
کلام سی چند روایتین اور لکہتی ہین قال صاحب الدر ناقلا
عن المنية والسراجية والنهر الفائق ويأخذ القاضي
كالمفتي بقول ابي حنيفة على الاطلاق ثم بقول ابي يوسف
ثم بقول محمد ثم بقول زفر والحسن بن زياد وهو الاصح
منيه وسراجيه وعبارة النهر ثم بقول الحسن وصحح
في الحاوي اعتبار قوة المدرك والاول اضبط
ولا يخير الا اذا كان مجتهدا بل المقلد متى خالف معتمد
مذهبه لا ينفذ حكمه وينقض وهو المختار للفتوى
كما بسطه المصنف في فتاواه وغيره وقدمناه
اول الكتاب وسيجئ انتهى قال العلامة الشامي
معلقا على قول الدر ولا يخير الا اذا كان مجتهدا اي لا يجوز
له مخالفة الترتيب المذكور الا اذا كان له ملكة
يقتدر بها على الاطلاع على قوة المدرك ثم
قال ويأتي قريبا عن الملتقط انه ان لم يكن مجتهدا

فعليه تقليدهم واتباع رأيهم فاذا قضى بخلافه لا ينفذ
حكمه وقال العارف الشعراني في الميزان وكان سيدي
علي الخواص رحمه الله تعالى اذا سأله انسان عن التقيد
بمذهب معين الآن هل هو واجب ام لا يقول له يجب
عليك التقيد بمذهب ما دمت لم تصل الى عين الشريعة
الأولى خوفا من الوقوع في الضلالة وعليه عمل الناس
اليوم فان وصلت الى شهود عين الشريعة الاولى
فهناك لا يجب عليك التقيد بمذهب وقال
في موضع آخر ناقلا عن امام الحرمين وابن السمعاني
والغزالي والهواسي وغيرهم من الائمة قالوا
لتلامذتهم يجب عليكم التقيد بمذهب امامكم
الشافعي ولا عذر لكم عند الله تعالى في العدول
عنه انتهى قلت ولا خصوصية للامام الشافعي
في ذلك عند كل من سلم من التعصب بل كل مقلد
من مقلدي الائمة يجب عليه اعتقاد ذلك
في امامه ما دام لم يصل الى شهود عين الشريعة
الاولى وقال ايضا ناقلا عن الفتوحات المكية

ذکر الشیخ محی الدین بن العربی فی الفتوحات المکیة وغیرہ من اهل الکشف ان العبد اذا سلك مقامات القوم مقیدا بمذهب واحد لا یری غیرہ فلا بد ان ینتهی به ذلك المد الی العین التی اخذ امامه منها اقواله فهناك یری اقوال جمیع الائمة قد تغترف من بحر واحد فینفك عنه التقیید بمذهب ضرورة ویحکم بتساوی المذاهب کلها بالصحة بخلاف ما کان یعتقد قبل ذلك

اور فرمایا امام محمد غزالی رح نے کیمیای سعادت میں اتفاق مخصلانست کہ ہر کہ بخلاف اجتهاد خود یا بخلاف اجتهاد صاحب مذهب خود کاری کند او عاصی است پس این تحقیقت حرام است ❊ ہر کہ در قبلہ اجتهاد کرد وبجهتی کند وپشت بآن جانب کند ونماز کند عاصی بود اگرچہ دیگران پندارند کہ او مصیب است ❊ وآنکہ میگویند روا باشد کہ ہر کسی مذهبی ہر کہ خواهد فراگیرد سخن بیهودہ است اعتماد را نشاید بلکہ ہر کسی مکلف است تا آنکہ بظن خود کار کند وچون ظن او این باشد کہ مثلا شافعی فاضلتر است او را در مخالفت وی هیچ عذری نبود جز مجرد شهوت انتهی قولہ اور جب کوئی قول اور فعل صحابہ رضی کا معلوم نہیں ہوتا تو رجوع کرتا ہوں طرف فقہاء کی خواہ حنفی ہوں یا شافعی یا مالکی یا حنبلی کیونکہ الخ اقول حال معلوم ہوئی

اور جب کوئی قول اور فعل صحابہ رضی کا معلوم نہیں ہوتا تو رجوع کرتا ہوں طرف فقہاء کی خواہ حنفی ہوں یا مالکی یا حنبلی کیونکہ اب حنبلی ہوتا ہوں اب حنبلی ہوتا ہوں صحابہ اور اصحاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہیں سب ائمہ امام حنفی وغیرہ شاگرد ہیں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سب نے دین انہیں کی سکھایا ہی اور صحابہ رضی بلا واسطہ شاگرد ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

کسی مسئلہ کا قول و فعل صحابہ رضی اللہ عنہم سی معلوم ہو چکا اور خوب واضح ہو چکا
کہ غیر مجتہد جب تک نہ حاصل ہو اوسکو ملکہ کسی قسم اجتہاد کا کوئی مسئلہ آیت یا
حدیث یا آثار صحابہ رض سے معلوم نہین کر سکتا اور نہ کوئی حکم نکال سکتا اور واجب ہے
وسپر تقلید مجتہد معین کی حتماً اور نہین جائز ہی اوسکو مخالفت امام
اپنی کی قطعاً پس جبکہ نہ روا ہوا مقلد کو عمل کرنا خلاف مذہب امام اپنی کی تو اسی سے
معلوم ہو گیا کہ انتقال کرنا اوسکو ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کی
ہرگز جائز نہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جب مقلد نی ایک امام کی تقلید کرلی
خواہ امام اعظم ابو حنیفہ رح کی یا امام شافعی رح کی یا امام مالک رح کی یا امام احمد
رح کی اور ہی یہ علامت اعتقاد حقیت مذہب اور جلالت مجتہد اور مقبولیت ۴۷
مذہب اسکی کی قلب اسکا اوس امام کی مذہب کو چھوڑ کر دوسری امام کی
مذہب کو اختیار کرنا بغیر حصول ملکہ اور قوت اجتہاد اور بلا غرض محمود شرعی
کی قطع نظر اس بات سی کہ چھوڑنا اسکا اپنی امام بغیر معرفت قوت دلیل
اور اختیار کرنا تقلید امام دوسری کو بوجہ جاننی زیادت اتباع
حق کی اوسکی مذہب مین ہی موجب ہی تنقیص شان امام کا اور باعث
ہی ازدراء اپنی پیشوا کا اور سبب ہی مظنہ عدم حقیت اور قرینہ ہی
اعراض کا اور عدم اعتقاد حقیت کا اور ظہور نقصان مجتہد کا سمجھا جانا
عوام الناس کی نظر مین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی

امنوا وجه النهار واکفروا آخره الآیة اور قول فقہا رحمہم اللہ کا
قال العلامة الشامی علی قول الدر المختار حنفی ارتحل الی مذہب
الشافعی یعزر انتہی ای اذا کان ارتحالا لا لغرض محمود
شرعا لما فی التتارخانیہ حکی ان رجلا من اصحاب
ابی حنیفة خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنته
فی عهد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترک مذہبه
فیقرء خلف الامام ویرفع یدیه عند الانحطاط
ونحو ذلک فاجابه وزوجه فقال الشیخ بعد ما
اطرق راسه النکاح جائز ولکن اخاف علیه ان
یذهب ایمانه وقت النزع لانه استخف بمذهبه
الذی هو حق عنده وترکه لاجل جیفة منتنة
ولو ان رجلا برئ من مذهبه باجتهاد وضح له کان
محمودا ماجورا اما انتقال غیره من غیر دلیل
بل لما یرغب من غرض الدنیا وشهوتها فهو المذموم
الآثم المستوجب للتعزیر والتادیب لارتکابه
المنکر فی الدین واستخفافه بدینه ومذهبه انتہی
ملخصا یعنی حنفی نے انتقال کیا طرف مذہب شافعی کی تعزیر دیا جاوے گا

جسوقت کہ ہنویہ انتقال کرنا اوسکا واسطی غرض محمود شرعی کی بنا بر
اسکی کہ تاتا چنانچہ مین ہی کہ ایک شخص نی حنفیہ مین سی ایک شخص کی بیٹی
اصحاب حدیث سی خواستگاری کی اوسکی لڑکی کی ابوبکر جوزجانی کی عہد مین
تو اونہون نی انکار کیا قبول ہی مگر اس شرط پر کہ چھوڑ دی اپنی مذہب کو
پس پڑہی فاتحہ خلف امام اور رفع یدین کری اور مثل اسکی سو قبول کر لیا
اوس حنفی نی اوسکی اس شرط کو اور نکاح کر دیا اوسنی اوسکو ہی اپنی بیٹی کا
تو کسینی پوچہا شیخ ابوبکر جوزجانی سی پس کہا شیخ نی بعد جہکانی سر اپنی کی
کہ نکاح تو جائز ہی ولیکن خوف کرتا ہون مین اسباب کا کہ جاتا رہی ایمان
اوسکا وقت نزع کے کیونکہ خفت کی اوسنی اور ہلکا جانا اپنی مذہب کو جو حق ۷۶
تہا نزدیک اوسکی اور چہوڑ دیا اوسکو مردار ناپاک ہو وار کی لیی اور اگر کوئی
شخص چہوڑ دی اپنی مذہب کو بجہت قوت اجتہاد کی کہ حاصل گیا اوسپر تو ہوگا
محمود اور ماجور اسپر انتقال کرنا غیر مجتہد کا بلا دلیل بلکہ بجہت رغبت
دنیاوی اور واسطی خواہش نفسانی کی پس وہ لایق مذہب کی اور گنہگار
لایق تعزیر ہی اور تادیب بسبب مرتکب ہونی اوسکی امر منکر کو دین مین
اور بجہت استخفاف کی ساتہ مذہب کی اور خفیف جاننی اوسکی کی اپنی
دین کو اور بہی کہا شامی نی دوسری جگہ نقلاً عن الفتاوی النسفیہ
الثبات علی مذہب ابی حنیفۃ خیر واولی وھذہ

الکلمۃ اقرب الی الالفۃ وفی اخر التحریر للمحقق ابن الہمام لا
یرجع المقلد فیما قلد فیہ اتفاقا الخ ثم قال وانما اطلنا
فی ذلک لئلا یغتر بعض الجہلۃ بما یقع فی الکتب من
اطلاق بعض العبارات الموہمۃ خلاف المراد فیحملہم
علی تنقیص الائمۃ المجتہدین فان العلماء حاشاہم اللہ
تعالی ان یریدوا الازدراء بمذہب الشافعی او غیرہ
بل یطلقون تلک العبارات بالمنع من الانتقال
خوفا من التلاعب بمذاہب المجتہدین نفعنا
اللہ تعالی بہم واماتنا علی حبہم امین یدل لذلک
ما فی القنیۃ رامزا لبعض کتب المذہب لیس
للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی
فیہ الحنفی والشافعی انتہی پس معلوم ہوا ان روایات منقولہ
معقولہ سی کہ انتقال کرنا اپنی مذہب سی طرف مذہب دوسری کی
بلا شرط مذکور اور بغیر قوت اجتہاد اور بدون ضرورت شرعیہ کی
موجب ہی تنقیص اور تعییب اور توہین علماء دین کا اور جو امر کہ موجب
ہو تنقیص اور توہین علماء دین کا اور باعث ہو طعن لگانا اوپر ائمہ
مجتہدین کی وہ حرام ہی ساتھ ادلہ نصوص آیات اور احادیث کے

جو وال ہیں اور تعظیم علما اور مجتہدین کی جیسی آیہ انما یخشی اللہ من عبادہ
العلماء بنا بر قرأۃ رفع لفظ اللہ اور نصب لفظ علما کی کہ اس روایت کی
تقدیر پر یعنی خشیت کی تعظیم کی ہیں یعنی تعظیم فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی
بندوں میں سی علما کی تفسیر کشاف میں ہی فان قلت فما وجہ قرأۃ
من قرء انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء و ھو عمر بن عبد العزیز
ویحکی عن ابی حنیفہ قلت الخشیۃ فی ھذہ القرأۃ
استعارۃ والمعنی انما یجلّھم و یعظّمھم کما یجلّ المھیب
المخشیّ من الرجال بین الناس من بین جمیع عبادہ
اور تفسیر مدارک میں ہی و قرء ابو حنیفۃ و عمر بن عبد العزیز
و ابن سیرین رضی اللہ تعالی عنہم انما یخشی اللہ من
عبادہ العلماء والخشیۃ فی ھذہ القرأۃ استعارۃ
والمعنی انما یعظم اللہ من عبادہ العلماء انتھی اور درمختار میں ہے
وللشاب العالم ان یتقدم علی الشیخ الجاھل ولو قرشیا
قال اللہ تعالی والذین اوتوا العلم درجات فالرافع ھو اللہ
فمن یضعہ یضعہ اللہ فی جھنم وھما ولو الامر علی الاصح
ورثۃ الانبیاء بلا خلاف یعنی جوان عالم کو جائز ہے
مقدم ہونا اوپر بوڑھے جاہل کی اگرچہ سید قرشی ہو اسواسطی کہ فرمایا

الله تعالی نی اور وہ لوگ جو اہل علم ہین بلند کرتا ہی الله تعالی اونکی درجی
پس رفعت بخشنی والا اور بلندی دینی والا علما کو الله تعالی ہی سو جو شخص
کہ حقارت کری اونکی اور بیقدری ذلیل و خوار اور بیقدر کریگا اوسکو
الله تعالی دوزخ مین اور وہی ہین اولوالامر بنابر صحیح تر اقوال کی اور وارث
انبیا علیہم السلام کی ہمین کسیکا خلاف نہین وقد سبق فتذکر پس جب الله تعالی
اپنی بندون مین سی علما کی تعظیم فرماتا ہی اور علما عبارت ہی فقہا فی الدین سی
اور عمدہ اونمین مجتہدین ہین تو بندونکی تنقیص اور توہین اونکی اور وہ
امور جو موجبات اسکی ہین حرام ہونگی اسلیی کہ مفضی الی الحرام حرام ہی پس حاصل
کلام کا یہہ ہے کہ نقل کرنا تقلید امام اپنی سی طرف دوسری امام کے
بالذات حرام نہین ہی مگر جسکہ اختیار کرلیا مقلد نی ایک امام کی تقلید کو
تو اس زمانی مین یہ امر حرام ہوگا بسبب اسبات کی کہ یہ مفضی ہی
طرف تنقیص اور تعییب علما کی نظر جہال اور سفہا مین اسلیی کہ وہ لوگ
اس انتقال سی جو بلا ضرورت شرعی اور بغیر برہان کے ہے یہ سمجھتے ہین کہ
اس مجتہد کے مذہب مین ایسی نقصان ہین کہ مقلد نے باوصف
اختیار کرنے کے اوسکو چھوڑ دیا چنانچہ اس جز زمان مین جو اخیر
زمانہ ہے فتنہ و فساد کا فقیر نے خود اپنی کانون سی یہ مضمون سنی
ہین اور یہی ترک تقلید اور انتقال ایک مذہب سی طرف دوسری

موجب ہی فتنہ اور تباغض کا بین المسلمین اور یہ حرام ہی ساتھ نص قطعی
قرآن لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا کی اور بہی فتنہ
اور تباغض باعث ہی تفرقہ کا درمیان جماعت مسلمین کی چنانچہ یہ بھے
مشاہدہ ہی قریوں اور امصار مین اور وہ امر جو موجب ہو نفاق اور
نفاق جماعت مسلمین کا بہی حرام ہی ساتھ آیہ کریمہ اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ
وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ کی اور بہی اختیار کرنا اور التزام تقلید ایک امام کا
بیمانِ عہد کا ہو ظاہر کما قال نیشاپوری فی تفسیر قوله تعالٰی
وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ویندرج فیه
مایلتزم المکلف ابتداء من تلقاء نفسه اور ایفای عہد
اور پورا کرنا اوسکا واجب ہی ساتھ قول اللہ تعالٰی وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ
اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا اور ساتھ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهد له کی پس جو شخص کہ
ان چارون امامونکو کہ سوای انکی اور بہی سارے امام مجتہد اہل سنت کو
ہدایت پر اور اپنا پیشوا نجانی اور سمجھے کہ جو کوئی انکو ذلت اور حقارت سے
یاد کرے وہ زمرہ روافض اور خوارج مین سے ہے جیسا کہ کہا گیا
تو اوسکو کس طرح جائز ہوگا اوسکو یہ امر کہ لا علی التعیین مذہب اربعہ میں سے
جس مفتی کا چاہے فتوی قبول کرے یا بعد اختیار کرنے تقلید ایک امام کے

اور یہ چارون امام کہ سوای انکی اور بہی سارے امام مجتہد اہل سنت کے ہدایت پر ہیں اور پیشوا ہیں جو کوئی انکو ذلت اور حقارت سے یاد کرے
۸۰
وہ زمرہ روافض اور خوارج میں ہی جو شخص کہ جو مفتی مذہب اربعہ میں سے کسی کے موافق ہو فتوا اوسکا قبول کرتا ہون ۱۲

اوسکو چھوڑ کر دوسری کی تقلید کرلی کہ اسمین ائمہ دین کی حقارت ہی اور ذلت
نعوذ باللہ منہا اور موجب ہی تفریق جماعت اور فتنہ و فساد و بغض کا بین
المسلمین اور خروج دین سی موافق فحوای حدیث مذکور کی بسبب لزوم عدم
القای عہد اور خلف اوسکی کی اور یہ جو کہا کہ جب فتوا مختلف ہوتا ہی تو حتی المقدور
احتیاط پر عمل کرتا ہون اور ضرورت کیوقت آسانی کو اختیار کرتا ہون موجب
آیہ کریمہ الخ اسکا بہی جواب معلوم ہو چکا کہ احتیاط پر عمل کرنا اور وقت ضرورت کی
آسانی کو اختیار کرنا بشرط تقوی اور عدم اتباع اہوا ورنہ واقع ہونی تلفیق کی
مضایقہ نہین کما مر نقلا من کلام مولانا شاہ عبد العزیز رح اسواسطی کہ جائز ہونا
تتبع رخص کا بجہت اس امر کی ہی کہ وقت ظہور فسادات نیت اور غلبہ تشہی علی التقوی
کا ہی اور بجہت کاہلی اور سستی اور تساہل کی امور دین مین تلاش کرنا آسانیونکا
موجب ہوتا ہے خروج کو شرع سے جیسا کہ کہا ملا علی قاری نی رسالہ
جواز الاقتداء بالمخالف مذہبا مین معلقا علی ما قبلہ الزامات
منہم لکف الناس عن تتبع الرخص والجامہم بلجام التقوی
لان الغالب فیہم التسامح والتساہل والتہاون فی امور
الدین فالتقاط الرخص والاخذ بالاسہل قد یودیہم
الی الاباحۃ والخروج عن الشرع اور یہی کہا ناقلا عن
کلام الامام الغزالی من تفسیرہ ولا ینشر الرخص

اور جب فتوا مختلف
ہوتا ہے تو حتی المقدور
احتیاط پر عمل کرتا
ہون اور ضرورت
کیوقت آسانی
احتیاط پر کرتا ہون
بموجب آیہ یرید اللہ
بکم الیسر ولا یرید
۸۱
بکم العسر یعنی
ارادہ کرتا ہے
اللہ ساتھ تمہارے
آسانی کو اور نہین
ارادہ کرتا دشواری کو
اور جامع صغیر مین ہے
کہ حضرت نی فرمایا
کہ میری امت مین
افضل وہ لوگ ہین جو عمل
کرتی ہین آسانی ستلزم

فی السفهاء فیجعلوا ذلک طریقا الی ارتکاب المحظورات و
ترک الواجبات انتهی فالاولی فی مثلها سد الذریعة واما
ما قاله الامام ابن الهمام بان لیس فی تتبع الرخص مانع شرعی
وعقلی هو جواب تحقیقی بناسب ذکره لطالب الحق والتحقیق
لا عند السفهاء و من فی امر الدین اور بیجہے فرمایا رسالہ تشییع الفقہاء الحنفیہ
مین جو معروف ہی رد قفال کرکے ولیس له ان ینتحل من مذهب
الشافعی فی بعض ما یهواه ومذهب ابی حنیفة فی الباقی
ما یرضاه لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج
عن الضبط وحاصله یرجع الی نفی التکالیف لان مذهب ۸۲
الشافعی اذا اقتضی تحریم شئ ومذهب ابیحنیفة
اباحة ذلک الشئ بعینه او علی العکس فهو ان شاء
مال الی الحل وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرام
وفی ذلک اعدام التکلیف وابطال فائدته واستیصال
قاعدته وذلک باطل یعنی ملا علی قاری رحمة الله علیه اپنی کتاب
تشییع الفقہا مین فرماتی ہین کہ مقلد کو جائز نہین کہ انتقال کری
مذہب شافعی سی بعض مسائل مین اپنی خواہش کی موافق جو چاہے
اور مذہب ابی حنیفہ سی بعض مسائل مین اپنی مرضی کی موافق جو پسند کری

کیونکہ اگر ہم اسکو جائز رکہیں تو البتہ موجب ہوگا خبط کا او خروج کا
ضبط سے اور حاصل اسکا راجع ہوگا طرف نفی یعنی جاتی رہی تکالیف کی
اسواسطی کہ جسوقت بمقتضای مذہب شافعی کی ایک چیز حرام ہو اور
موافق مذہب ابی حنیفہ کی وہی چیز مباح ہو یا کوئی شی بمقتضای
مذہب امام ابو حنیفہ رح کی حرام ہو اور وہی چیز بعینہ موافق مذہب
شافعی رح کی مباح ہو تو وہ شخص اگر چاہی اختیار کری حلال کو اور اگر
چاہی اختیار کری حرام کو پس نہ متحقق ہوگا حلال اور نہ حرام اور
اسمین اوٹھا دینا ہی تکلیف کا اور باطل کر دینا فائدہ اوسکی کو اور اوٹھا دینا
قاعدہ اوسکی کو اور یہ باطل ہے اور جامع الرموز وغیرہ مین بہی ناقلا عن الکشف
وشرح الطحاوی کہ حنفیہ کی نزدیک بلکہ اہل سنت والجماعہ کی علما کا اتفاق ہے
کہ امام واحد کا اختیار کرنا لازم ہے اور واجب اور جو کوئی ہر مذہب کے
مباحات اختیار کریگا فاسق کامل ہوگا کما نقل القہستانی قبیل
باب الاشربة اعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلة
اثبت للعامی الخیار من کل مذہب ما یہواہ ومن
جعل واحدا کعلمائنا الزام للعامی اماما واحدا کما فی
الکشف فلو اخذ من کل مذہب مباحہ صار
فاسقا تاما کما فی شرح الطحاوی للفقیہ سعید بن مسعود

فيجب في المذهب الصلابة اى اعتقاد كونه حقا
وصوابا كما في الجواهر انتهى پس معلوم ہوا کہ تتبع اخص اور تلاش کرنا
آسانیونکا بغیر شرط مذکور اور بلا ضرورت کی حرام ہی کسیطرح
جائز نہین اور یہ کہنا کہ مسئلہ اجتہادیہ مین تقلید جس مجتہد کی کرکے
اوسپر عمل کرلیا ہے خاص اوس مسئلہ مین بے ضرورت دوسرے کی
تقلید او سکی مخالف کرنا بہتر نہین سمجھتا انتہی صحیح نہین اسواسطے اول تو
اس کلام سے تو جواز ہی اسلیے کہ نفی اولویت سے عدم جواز نہین لازم آتا
اور تحقیق تو جان چکا عدم جواز اسکی کو اور وہ جو اصول فقہ سے کلام قاضی
ثناء اللہ صاحب کا نقل کیا ہے علی تقدیر تسلیم صحت نقل دلالۃ اوس مین
یہی کہ یہ قول مخالف ہے اونکی اوس قول کی جو تفسیر مظہری مین ہے
وقد مر فتذکر اور ثانیاً یہ کہ قاضی صاحب خود کوئی صاحب مذہب یا مجتہد
مستقل نہین جو اونکا کلام ہم پر حجت ہو اور ماننا اوسکا لازم خصوصاً جو وقت
مخالف ہو کلام ائمہ مجتہدین اور اکابر علماء دین اور ثقات معتبرین
سلف و خلف کی ثالثاً یہ کہ یہ کلام محمول ہے اوپر تعمیم اور عدم تقیید
بالذات کے چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر استدلال قاضی صاحب کا
ساتھ آیہ کریمہ فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون کی
اور بعروض عوارض پس تقیید اور تخصیص ضرور ہے کما سبق مفصلاً تحقیق

قولہ اب سائل دریافت کرتا ہی کہ یہ عبارت اور استدلال جو گذارش
ہو چکا بموجب شرع شریف کی درست ہی یا نہین اگر درست ہے
تو فہو المراد اور اگر درست نہین تو اسکا جواب چارون دلیلون شرعیہ سی
صریح صریح اح اقول اب راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ حال اون
عبارات اور استدلالات کا جو سائل لایا تھا بخوبی واضح ہو گیا کہ کوئی
اونمین سی موافق شرع شریف کی صحیح اور درست نہین تھا اور جواب
ہر ایک کا ہمنی چارون ادلہ شرعیہ سی مصرحاً مفصلاً دیدیا بلکہ جیسا اگر
مشہور ہی کر دیا انشاء اللہ تعالی بفضلہ وکرمہ جل جلالہ مقبولاً دیکھی گا انتہی
اسواسطی کہ اظہار حق شیوہ اہل حق کا ہے اور کتمان حق دیدن اہل
باطل اور ہر جگہ یہ امر ملحوظ خاطر درمند رہا کہ کہین کسی جگہ پر اپنی
رای کو دخل ندیا اور کیونکر دخل دیتا عقل ناقص کو اور حال یہ ہی کہ
یہ امر دین کا تھا اور بتلانا اللہ اور اللہ کی رسول کی حکم کا موافق سوال سائل
طالب حق کی نہ کام دنیا کا جسمین اپنا شورہ اور مصلحت بیان کرتا
اور نہ استقصا کیا روایات کا اور نہ تعرض کیا اسمین دقائق علمیہ سی
کچھ بلکہ صاف صاف عام فہم بطریق اختصار کی ہر ایک بات مندرجہ سوال
کا جواب دیا تاکہ ہر ایک حرف شناس اصل مدعا کو معلوم کرکی اور
مسئلونکو سمجھکر راہ حق پر کمر مضبوط باندہے اور کسیکی کچھہ کہنی سننی سی کیا

اپنی قدم کو راہ سنت اور طریق خلفای راشدین سی نہ ڈگادی فرمایا امام
محمد غزالی رحمہ اللہ نی احیاء العلوم کی باب وظائف المرشد المعلم مین الوظیفة
السادسة ان یقتصر بالمتعلم علی قدر فهمه ولا یلقی الیه
ما لا یبلغه عقله فینفره او یخبط علیه عقله اقتداء فی
ذلک بسید البشر صلی الله علیه وسلم حیث قال نحن
معاشر الانبیاء امرنا ان ننزل الناس منازلهم
ونکلمهم علی قدر عقولهم یعنی معلم کو چاہیے کہ سکہنی والی کی
فہم کی قدر پر اکتفا کری اور نہ ڈالی اوسپر وہ بات جسکو نہ پہنچی عقل
اوسکی پس متنفر کردی اوسکو یا خبط مین ڈالدی عقل اوسکی کو واسطی پیروی کے
سات سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا آپ نی ہم گروہ انبیا ہین
حکم کیی گئی ہین کہ اوتارین لوگونکو اونکی رتبی پر اور کلام کرین اونسی بقدر
عقلون اونکی کی اور نہین طلب اجر وجزا کی اسکی اور امید قدر دانی کی
کسو ہی سوای حضرت حق سبحانہ تعالی کی کما قال عز وجل یا قوم لا
اسئلکم علیه اجرا ان اجری الا علی رب العلمین
اول تو جواب ہر مسئلہ کا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی
دیا ہی پہر اجماع امت سی پہر قیاس مجتہد مسلم الاجتہاد اور اقوال
اکابر دین اور علما مجتہدین سی خصوصاً اقوال اور قیاس امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

چنانچہ تقلید معین کی واجب ہونیکی دلیل اپنی اپنی محل و موقع سی متفرق
ذ الکھی اول آیہ کریمہ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
دوسری آیت وما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا
تیسری آیت انما یخشی الله من عباده العلماء چوتھی آیت
واوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا پانچوین آیت
ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها چھٹی آیت
ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه ساتوین آیت آمنوا
۸۷ وجه النهار واکفروا آخره لعلهم یرجعون
آٹھوین قول امام ابو حنیفہ رح کا فتح القدیر اور در مختار وغیرہ سی
نوین قول ملا علی قاری کا رسالہ رد قفال سی دسوین کلام عارف شعرانی کا
میزان مین گیارہوین کلام علی خواص کا نقلا عن المیزان بارہوین کلام حضرت
شیخ محی الدین بن العربی رح ایضا عنہ کا تیرہوین کلام مولانا شاہ رفیع الدین
صاحب کا چودہوین کلام امام کیا الہراسی رح کا پندرہوین کلام صاحب
جمع الجوامع کا ہما نقلا عن العقد الجید سولہوین کلام شاہ ولی اللہ
صاحب کا عقد الجید مین سترہوین کلام شاہ صاحب موصوف کا
رسالہ انصاف سی اٹھارہوین کلام ملا قاری کا رسالہ جواز الاقتداء
بالمخالف مذہبا سی انیسوین کلام مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رح کا

جواب سوالات عشرہ دسی بیسوین کلام مولانا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ کا کیمیائے سعادت
سی اور عدم جواز عمل بالحدیث کی حق غیر مجتہد مین پہلی دلیل آیت یا ایہا
الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
دوسری آیت فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما
شجر بینہم الآیۃ تیسری آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا
چوتھی حدیث معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کی پانچوین کلام شاہ ولی اللہ
صاحب عقد الجید مین چھٹی اجماع منقول مولوی اور برحق ہونی ائمہ
اربعہ اور واجب ہونی اتباع ان چارونکی اور امتناع تقلید صحابہ
وغیرہم کی پہلی دلیل آیت ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ
ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا دوسری حدیث
صحیح اتبعوا السواد الاعظم تیسری حدیث من شذ شذ فی النار
چوتھی اجماع منقول طحطاوی پانچوین اجماع منقول قاضی ثناء اللہ صاحب
پانی پتی چھٹی اجماع منقول امام ابن الہمام ساتوین اجماع منقول مسلم الثبوت
آٹھوین اجماع منقول اشباہ والنظائر نوین کلام شاہ صاحب کی سی عقد الجید
مین اور رسالہ انصاف مین اور سوای انکی اور ثقات کی کلام سے
اور علی ہذا القیاس اسیطرح ہر بات کا جواب ہر جگہ دیا ہی اذکیا غیر متعصبین
اور ناظرین منصفین پر اس کتاب کی مخفی نہوگا اور اعداد مین طول ہے

اور واضح ہو کہ بعد لانی آیت وحدیث اور اجماع کی معرض استدلال مین اور
مطالب مقصودہ بالذات کی لانا خاصکر اقوال امام ابوحنیفہ رح
اور آنکی اتباع کا کہ وہ ہی حقیقت مین امام ہی کا قول ہی اسواسطی
التزام کیا گیا ہی تا کہ اہل جاوی اور خوب ظاہر ہو جاوی یہ امر کہ بعض
صاحب جو چند آیتون اور حدیثون کا ترجمہ سیکھکر اور بلا تحقیق اور اعتبار
روایت کی جو شائع معتبر ہوا اپنی زعم مین معتبر سمجھکر مدعی اجتہاد
ہوتی ہین اور کہتی ہین کہ امام کی یہان عمل بالحدیث نہین ہی اور گمان
کرتی ہین کہ ہمکو حدیث پر عمل کرنا چاہیی نہ اتباع امام کا اور نام رکھتی
ہین اپنا محمدی اور ائمہ دین کی شان مین کلمات گستاخی اور بی ادبی کی
کہکر غضب الٰہی مین گرفتار ہوتی ہین قول انکا باطل ہی اور گمان انکا
فاسد اور انکی حق مین عمل بالحدیث کا سوای اتباع اور تقلید امام کے اور کوئی طریق
ہی نہین اور یہ اتباع امام بعینہ اتباع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور یہ کہنا کہ اگر کوئی صاحب علما حنفی مین سے اس مسئلہ کے جواب
مین سوای قول حضرت امام ابوحنیفہ کے کسی اور مجتہد کے قول کو سند
لاویگی تو اس سی صاف یہ بات ثابت ہو جاویگی کہ انکی نزدیک تقلید ایک امام معین
واجب نہین ہی کیونکہ اگر انکی نزدیک تقلید امام معین کی واجب ہوتی سوای
حضرت ابوحنیفہ اور مجتہد کی قول کی سند نہ پکڑتی انتہی اولا تو ممنوع اور غیر مسلم ہو کہ حنفی

اگر کسی اور مجتہد کا قول سند لاوی واسطی اثبات مدعا کی تو اس سی یہ لازم نہین
کہ اوسکی نزدیک جو وجوب تقلید معین حق ہی باطل ہو جاوی اور ثانیاً التماس بندہ کی
یہ عرض ہی کہ فقیر دردمند نی ہر جگہ پہلی قول حضرت امام ابو حنیفہ رح سی جواب
دیا ہی یا اونکی اتباع کی اقوال سی کہ وہ بھی حقیقت مین قول امام ہی کا ہے
اور پھر کہین کہین بعد اتمام قدر ضروری جواب کی کوئی قول کسی اور مجتہد کا
نقل کر دیا ہی واسطی رفع اشتباہ اور زیادت بصیرت کی اور اس دردمند نی
جواب اس مسئلہ کا جس سی سائل نی سوال کیا ہی موافق حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
دیدیا کہ عامی یا حافظ ترجمہ شناس کی حق مین جو نہ پہنچا ہو رتبہ اجتہاد کو اور نہ حاصل ہو
مایہ تمیز درمیان صحیح وضعیف اور ناسخ ومنسوخ اور معارض وماول کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہی کہ واجب ہی او سپر تقلید ایک امام کی
ائمہ اربعہ مین سی اس زمانہ مین کہ زمانہ ہی غلبہ تشہی علی النفوس اور اتباع
اہوا کا جیسا کہ سابق مین گذری تفصیل اسکی ضمن مین کلام جناب شاہ ولی اللہ
صاحب انہ اذا لم یجمع آلات الاجتہاد لا یجوز لہ
العمل علی الحدیث بخلاف مذہبہ لانہ لا یدری
انہ منسوخ او ماول او محکم محمول علی ظاہرہ کی
اور وہ جو کلام حضرت محی الدین ابن عربی رح کا فتوحات مکیہ سی لایا ہی
کہ ان قال لک رائی فلا تاخذ بہ وسل غیرہ یعنی

ما حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسئلہ ۹۰

اوسکی یہ ہین کہ اگر مفتی نی کہا کہ یہ مجرد میری رای ہی اور قیاس تو اوسکو
نہ لیوی اور اوسپر عمل نکری نہ یہ معنی ہین کہ اگر وہ کہی کہ میری رای مین حکم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہی تو اوسکو نہ لیوی اور اوسپر
عمل نکری اسواسطی کہ یہ تو قیاس ہی مجتہد کا جو ایک دلیل ہی واسطی
تمسک کی امور دین مین چارون دلیلون شرعیہ مین سی بموجب آیت
کریمہ فاعتبروا یا اولی الابصار اور حدیث معاذ بن جبل وغیرہ کی اور حقیقت
مین راجع ہی طرف حکم صاحب شرع علیہ الصلوۃ والسلام کی جیسا کہ کہا شاہ
ولی اللہ صاحب نی عقد الجید مین واذا تحقق عندك ما بيناه
علمت ان كل حكم يتكلم فيه المجتهد باجتهاده منسوب الى
صاحب الشرع صلوات الله عليه وسلامه اما
الى لفظه او الى علة ماخوذة من لفظه یعنی جب متحقق ہوا
تیری نزدیک وہ جو بیان کردیا ہمنی جان لیا تو نی کہ ہر حکم کہ کلام کرتا ہی
اوسمین مجتہد اپنی اجتہاد سی وہ منسوب ہی طرف صاحب شرع کی صلوات اللہ
علیہ وسلامہ یا طرف لفظ اوسکی کی یا طرف علت کی جو ماخوذ ہی اوسکی
لفظ سے اور وہ جو دوسری گذارش ہی جواب اوسکا ہم دیکھ چکی
کہ وہ تحریر اور استدلال جو سائل نی ذکر کیا ہی اور جو معنی اوسکی لکھی ہین
اللہ اور رسول کی نزدیک حق اور پسندیدہ نہین ہین اور جواب ایک باتکا

ہمنی لفظاً لفظاً حرفاً حرفاً ابتدا سی انتہا تک چارون دلیلون شرعیہ مذکورہ سی تحریر
کرکی مشہور کردیا اور چھپوا بھی دیا انشاء اللہ تعالی اور پھر راقم الحروف کی غرض کرنی سی
یہ خدمت طالبین شریعت اور متبعین راہ سنت صاحب انصاف دور از تعصب
کی کہ جواب مسئلہ مین سوای نقل دلائل شرعیہ کی کہین سمجھ پر اول سی آخر تک ذرہ اپنی عقل کو دخل نہین دیا
بلکہ اس مسئلہ مین جو اللہ اور اللہ کی رسول کا حکم تھا اللہ اور اللہ کی رسول کی کلام سے
اور ائمہ مجتہدین وارث ختم المرسلین کی اقوال سی بیان کیا ہی اور صحت وسقم
الفاظ اور غلطی تراکیب عبارت وکلمات کلام سائل سی حسب التماس ان کے اصلا
تعرض نکیا اسواسطی کہ واقع مین اس سی کوئی غرض ہماری متعلق نہ تھی بلکہ
مقصود جواب دینا اصل مسئلہ کا موافق حکم اللہ اور رسول کی تھا اللہ تعالی قبول
فرماوی اور وسیلہ ہدایت کا گردانی آمین ولله الحمد في الاولى والاخرة
والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على سيد الانبياء
والمرسلين وعلى اله الطيبين الطاهرين واصحابه المنظهرين الى يوم الدين
كل يوم الف الف مرة كما يحبه ويرضاه اللهم رب
اوزعني ان اشكر نعمتك التي انعمت علي وعلى والدي
وان اعمل صالحا ترضاه وادخلني برحمتك في عبادك الصالحين

تمام شد

اور پھر سائل کی تحریر … بجائے کہ نسبت … سوا نقل دلائل … شرعیہ کی اپنی … وجہ … بیان اور … اگر ہوتی غلطی … لفظ اور عبارت … کی ہوتو اوسکی … اوسکی درستی ہوتی … ہونا مقصود اصلی … صحیح کرنا مسئلہ کا ہی … نہ کرنا غلطی الفاظ … کا سو کہ ہیچ نفس … بشر خالی از خطا نہ … الحمد لله رب العالمین … والصلوة والسلام … علی خیر خلقہ محمد واله

92

ضیاء الابصار جواب نظم استفسار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہی خاص ذاتِ مطلق کو جسنی واضح کیا رہِ حق کو
جو ہی ختم النبی سراج منیر ساری مخلوق کا بشیر و نذیر
حق نی حضرت کو جو کیا تعلیم آپ نی اونکو وہ کیا تعلیم
تا زمانہ صحابہ تہی یہ روش کہ شریعت کی حکم کو بخشش
تہی کسی ایک کی نہ کچہہ تقیید پوچہتی جس سی اوسکی تہی تقلید
ایسی کہ نہ تہا صحابی کوئی ایسا جو قاعدی باندہی
کیونکہ حق نی کیا انہین مخصوص ساتہ اسکی کا تہا فہم مخصوص
ساتہ کفار کی برای جہاد تا ہوا اسلام سی جہان آباد
صرف اسو اسطی نہ تہی تعین بعد اونکی ہوئی جو مجتہدین
قاعدی اور اصول وضع کیی ہر مسائل کی کلیی باندہی
حضرت حق کی واسطی دن رات جہد و کوشش مین کرکی صرف اوقات
ور احادیث سید ابرار اور اصحاب کی جو ہین آثار
نسخ و تاویل کو کیا واضح صحت و سقم کو کیا لائح
جو مقید تہا ظاہر اطلاق اوسکو تقیید کیا اوفق

کردیا ہمپہ راہِ حق روشن بہیجکر وہ رسول فخرِ زمن
اونکی اصحاب جیسی تاری ہین پیشوا اہلِ دین کی ساری ہین
اونسی احکام شرع دین متین پائی تعلیم ائمہ مجتہدین
جو کوئی اونہین سی جیسی پاتا پوچہکر اوس ہی تہا بجالاتا
کچہہ نہ واجب کسی پہ تہی تعیین تہا یہی اونپہ حکم شرع متین
جو کہ ہر جا نہ مین کافی ہو اور ہر مسئلہ کو وافی ہو
یہ فضیلت عطا کیا اونکو رات دن جنگ مین کہا اونکو
اونکو توسیع ملک سی مہلت تہی نہ تدوین وضع کی فرصت
واسطی حق کی صرف ہمت کر جان و دل سی اونہون نی باندہ کمر
خاصکر اونہین سی یہ چار امام ہین جو مشہور مقتدای انام
ہین جو احکام کی نصوص کتاب سبکو حاصل کیا باستیعاب
خوب تحقیق کر کی حال رواۃ اور تنقیح اونکی ضبط و ثبات
کرکی فہم و مراد بر تاویل محتمل تہا جو اوسکی کی تاویل
تہا جو مطلق مقید ظاہر اوسکی اطلاق سی کیا ماہر

جو مفصل تھا ہمین کی تعدیل
حسب حکم خدا و حکم رسول
اسطرح سی کر واقعات تمام
جزئیات مسائل و احکام
پھر اکٹھی کیا وہین اور جمع
اور اسی واسطی ہوی یہ چار
ہی یہی بس عوام کی حقمین
یہ نہو سکتی ہین کہ ہی یہ کام
کی جنہون نی مراد کی تصریح
اور آثار سے صحابہ کے
اور اسکی سوا وہ ساری امور
اور یہ سب صفات بالاجماع
حضرت بو حنیفہ اعظم
تھی پیشوای شرع رفیع
چونکہ ہر عصر مین ہوی اتباع
اور انکی سوا ائمہ دین
اولاکم تھی اونکی متبعین

جو کہ مجمل تھا اوسکی کی تفصیل
خوب سا خوض و فکر کر معقول
حال آیندگی حوادث عام
شرح کر کی کلیی ہین تمام
سالک راہ دین کو تا شفیع
خلق مین شہرہ و یار دیا
کہ صحابہ کا اتباع نکرین
مجتہد کا فقط نہ کار عوام
حکم آیت حدیث کی تشریح
ہین نکالی کمال فکرت سی
جو کہ سب لوگ ہین ہو چکی گو کہ
جسمین ہرگز نہین کسیکا نزاع
کہ لقب جنکا ہی امام اعظم
حضرت شافعی امام شفیع
انکی اکثر بحکم استطاع
جو کی تھی تابعین مجتہدین
اور سہ بار ہی دسوی خلد برین

خاص کو عام سی کیا ممتاز
جو کہ احکام اور مسائل تھی
جس زمانی مین جسکی حاجت ہو
عملنو نکو بیان کیا اونکی
پھر مدون کیا کتابونکو
پس ہوا امت محمد کا
انکو ہرگز نہین ہی یہ جائز
بلکہ ان پر بحکم رب مجید
حکم ساری کتاب سی حق کی
کر کی حال رواۃ کی تنقیح
سب اونہون نی کی بوجہ حسن
چار اماموں ہین جو کہ ہین مشہور
دوسری مالک ملک محمود
چوتھی ہادی امت مرحوم
اسلیی یہ ہوی بہت مشہور
کہ تھی تبع تابعین امام
پس وہ اقوال مجتہد فیہا

عام پھر خاص سی ہوا ممتاز
سب نکالی کتاب و سنت سی
اونہین سائل کو دہ کفایت ہو
فائدونکو عیان کیا اونکی
اونہین کتھا فصول و بابونکو
اسپہ اجماع کہ راستہ دین کا
کیونکہ اونکی مراد پر فائز
واجب ہے اون ائمہ کی تقلید
اور سنت نبی بر حق سی
ہر مسائل کی خوب کی توضیح
جس سی سب حکم ہو گئی روشن
اونہین پائی گئی بعینہ فتوی
ہین جو مقبول بارگاہ ودود
ابن حنبل ہین احمد معلوم
خلق مین ہر طرف قریب و دور
اونکا مذہب ہوا نہ شہرت عام
اونکی پہنچی نہ اسطرح صلاح

اوسکی اوپر ہو ... ہی ہا
لیک ہم خاص کی مقید ہین
ہی خدا و نبی نی فرمائی
اور روایت ہو اوسکی خوب صحیح
اور تحقیق اسکی ہو راسخ
جان لین جسطرحکی ہی تاویل
اور اطلاق سی مقید کے
جبکہ ان سب پہ ہمکو ہو وہی وقوف
کیونکہ ہی قول و فعل سنتہ
جب تلک اس سی ہی شقی پلید
ہوگا کس طرح یہ عمل مقبول
ہے تو سر تا بپا شقاوت سی

جو کہ تقلید کی لیی ہی فروع
اور اجماع است نبوی
بدعتی اور اہل نار ہی ہی
اسپہ ہی اتفاق اہل نظر
جنبلک ... اجتہاد کا رتبہ ہے
گرچہ ان سب کا مذہب
ہاں اگر اجتہاد کا رتبہ
اور ہو جاوی ہمکو یہ معلوم
اور سمجہ لیں جو اوسمین ہی تخصیص
گر مقید ہو اوسکو ہم جانین
گر مفصل ہو اوس سی ہون آگاہ
تو پہر اوسو قسمین یہ ہی لازم
ہی خدا و رسول کا یہ امر
اور اگر ہمکو یہ نہو حاصل
اور اظلم ہی کون پہر ہم سی
کہ نکا ہم اطاعت حضرت

تا جرم اسلی ہوی مہجور
اسکی اوپر ہوا کہ جو کوئی
خارج اسلام کی حصار سی ہے
ہی جو ہین نا بان پہ غمیر
اوسکو حاصل نہو کسی نوع کا
اتباع ہمتر خاص ایک سا ہے

95

ہو حاصل ہوا کسی نوع کا
کہ یہ معنی ہین اسکی و مفہوم
اور یہ تعمیم کی ہو گر تخصیص
ہو جو مطلق تو اوسکو بہی ہین
ہو جو مجمل تو اوسکی یا ئمین راہ
ہمہ جا وگرنہ ہین ظالم
اور سعادت حصول کا ہے تام
اور ہون ہم حدیث پر عامل
جو مخالف ہو حکم سی رب کے
فرض حق جبکہ ہی پہر صورت

اسپہ ثابت رہی قدم جبتک	م مین اپنی رہی یہ دم جبتک
اہل ایمان سی تا بیوم حساب	ہمکو رکہہ اور جتنے ہین احباب
کون ہی جو کری قبول دعا	بخشدی ای خدا کہ تیری عطا
پھر لو شکر سی شاد خوش ہو کر	
صل یا رب علی الحبیب مدام	ی الکرام

تمت

الحمد للہ کہ ر... صبار فی جواب الاستفسار و ضیاء الابصار جواب نظم

باہتمام بندہ خاق کونین محمد احسان حسین خلف جناب فیضمآب

مولانا محمد ارشاد حسین صاحب دام ظلہ العالی

سی چہپکر مقبول نظر ناظرین حق پسند ہوا

تاریخ طبع ۲۷ ماہ محرم الحرام

سنہ ۱۲۹۹